MON.02.Oct.2023
VOLUME:18 NO:254
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
hindi.waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
قائم شدہ:مئی Established: May 1994
ناندیڑ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز پیر 2/اکتوبر 2023
جلد:18 شمارہ 254
16/ربیع الاول 1445ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

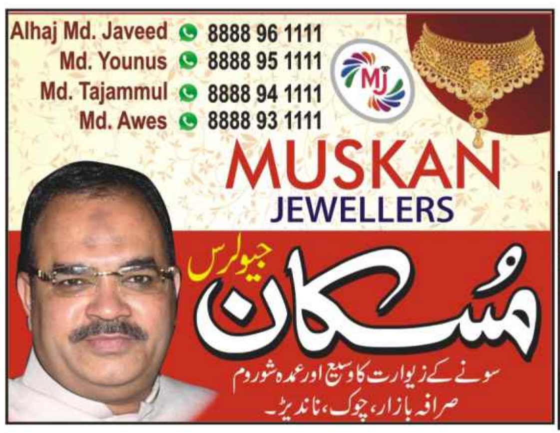

سعودی عہد کے پہلے غلاف کعبہ کی نمائش

ریاض: یکم اکتوبر: ریاض میں منعقد کتاب میلے میں بانی مملکت شاہ عبدالعزیز کے حکم پر تیار کیا جانے والا پہلا غلاف کعبہ نمائش کے لیے پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میلے میں دستاویزات کے شعبے

کے ذمہ داران نے کہا ہے کہ 1347 ہجری میں جب بانی مملکت شاہ عبدالعزیز مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے غلاف کعبہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا‘۔’یہ تیسری سعودی ریاست کے دور میں پہلا غلاف کعبہ تھا جسے نمائش کے لیے پیش کیا گیا ہے‘۔’غلاف کعبہ کی خطاطی معروف خطاط عبدالرحیم امین نے کی تھی جسے آج بھی استعمال کیا جاتا ہے‘۔انتظامیہ نے کہا ہے کہ ’یہ تاریخی غلاف مدینہ منورہ کے وقف مکتبہ میں موجود تھا جسے اب نمائش کے لیے ریاض کتاب میلے میں لایا گیا ہے‘۔

گاؤں کی ترقی ہی ہندوستان کی اصل ترقی: شیوراج

بھوپال: یکم اکتوبر: مدھیہ پردیش کے وزیر اعلی شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ گاؤں کی ترقی ہی صحیح معنوں میں ملک کی ترقی ہے۔ ہمارا مقصد دیہی علاقوں کی ترقی اور خوشحالی ہے۔ چوہان جیل روڈ پر وکاس بھون کم ای گورننس سینٹر کی نئی تعمیر شدہ عمارت کی افتتاحی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ ویدک منتروں کے ساتھ پوجا کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے وکاس بھون کا افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گاؤں کی تصویر بدلنے کے لیے نئی عمارت میں نئے جوش، ولولے اور ترقی کی نئی امنگوں کے ساتھ کام کریں۔ ریاست کے گاووں کو تعلیمی، تجارتی اور اقتصادی لحاظ سے خودکفیل بنانے کے لیے پالیسیاں بنائیں۔ ریاست کے گاووں کو اس طرح ترقی دیں کہ گاووں سے شہروں کی طرف نقل مکانی رک جائے اور شہروں سے لوگ بھی گاؤں میں آباد ہوں۔

جے این یو کی دیواروں پر مخالف مودی نعرے

نئی دہلی: یکم اکتوبر: جواہرلال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) میں پھر تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ یونیورسٹی کی کئی دیواروں پر بھگوا جل جائے گا‘ مودی کی قبر کھودی جائے گی‘ جیسے قابل اعتراض نعرے لکھے پائے گئے۔ یونیورسٹی نظم ونسق کو ابھی تک کوئی جانکاری نہیں ہے کہ کس نے یہ نعرے لکھے۔ ایڈمنسٹریشن کا کہنا ہے کہ فی الحال تحقیقات جاری ہیں کہ کس نے یہ نعرے لکھے اور پورا منصوبہ کیا ہے۔ یونیورسٹی طلبہ کا کہنا ہے کہ معاملہ اتوار کی صبح اس وقت علم میں آیا جب بعض طلبہ نے جے این یو اسکول آف لینگویجس کی دیواروں پر متنازعہ نعرے دیکھے۔ غور سے دیکھا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ متنازعہ جملوں میں نیلی سیاہی سے تحریر کردہ ناموں پر بعدازاں سرخ سیاہی پھیردی گئی۔ یونیورسٹی طلبہ نے جے این یو کیمپس کی دیواروں پر لکھے قابل اعتراض نعروں کی تصاویر شیئر کیں۔ دیکھا جاسکتا ہے کہ جے این یو اسکول آف لینگویج کیمپس کی دیوار پر کشمیر اور ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرو جیسے قابل اعتراض نعرے لکھے گئے۔ بعض دیگر مقامات پر نیلے پینٹس سے فرش بھی یہ نعرے لکھے گئے۔ نفرت بھڑکانے والے نعروں کی تمام تصاویر اسکول آف لینگویج کی ہیں۔ غورطلب ہے کہ جے این یو میں سابق میں بھی قابل اعتراض نعرے دکھائی دیئے تھے۔ گذشتہ برس دیواروں پر ذات پات پر مبنی نعرے لکھے گئے تھے۔ بعض پروفیسرس کی نام کی تختیوں پر سیاہی پھیردی گئی تھی۔ جواہرلال نہرو یونیورسٹی ملک کی بہترین جامعات میں ایک ہیں۔ یہاں سیاسی نظریات کا بڑا ٹکراؤ دیکھا جاسکتا ہے۔

مودی کے دورہ تلنگانہ کے خلاف حیدرآباد میں پوسٹرس

حیدرآباد: یکم اکتوبر: وزیراعظم مودی کے دورہ تلنگانہ کے خلاف ریاستی دارالحکومت میں مختلف پوسٹرس اور فلکسی بورڈس لگائے گئے ہیں۔ مودی آج محبوب نگر ضلع کا دورہ کرنے والے ہیں۔ ان پوسٹروں میں لکھا گیا ہے کہ مودی کو محبوب نگر اور تلنگانہ کا دورہ کرنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ ان پوسٹرس پر تلنگانہ کے مختلف پراجکٹس کو قومی درجہ دینے میں کی گئی ناانصافی پر بھی کئی سوالات کئے گئے ہیں۔ حیدرآباد کے مختلف مقامات پر لگائے گئے۔ ان پوسٹرس میں کہا گیا ہے کہ پڑوسی ریاست آندھراپردیش میں پولاورم پروجیکٹ اور کرناٹک میں اپربھدرا پراجکٹ کو قومی درجہ دیا گیا ہے۔ ان فلکسی بورڈس میں کہا گیا ہے کہ تلنگانہ میں پالاموروپراجکٹ کو قومی پراجکٹ کا درجہ نہیں دیا گیا تھا۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں

نئی دہلی: یکم اکتوبر: بین الاقوامی سطح پر خام تیل کی قیمتوں میں جاری گراوٹ کے درمیان گھریلو سطح پر پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ہفتہ کو بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، جس کی وجہ سے دہلی میں پٹرول 72.96 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 62.89 روپے فی لیٹر رہا۔ تیل کی مارکیٹنگ کی بڑی کمپنی ہندوستان پٹرولیم کارپوریشن کی ویب سائٹ پر جاری کردہ نرخوں کے مطابق، آج ملک میں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ دہلی میں ان کی قیمتیں یکساں رہنے کے ساتھ، ممبئی میں پٹرول 106.31 روپے فی لیٹر اور ڈیزل 94.27 روپے فی لیٹر رہا۔

مجھے لیفٹیننٹ گورنر بننے کا کوئی شوق نہیں، عوام کی خدمت کیلئے آیا ہوں

جموں وکشمیر میں چناؤ کا نہ ہونا بڑی بدبختی، کئی لوگ اس انتظار میں اللہ کو پیارے ہو گئے: غلام نبی آزاد

سرینگر: یکم اکتوبر: جموں وکشمیر پروگریسیو آزاد پارٹی کے چیرمین غلام نبی آزاد نے اتوار کے روز کہا ہے کہ مجھے ایل جی بننے کا کوئی شوق نہیں بلکہ لوگوں کی خدمت میری ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جموں وکشمیر میں چناو نہ ہونا بدقسمتی ہے اور لوگ کئی سالوں سے چناو کا انتظار کرتے کرتے اللہ کو پیارے بھی ہو گئے۔ غلام نبی آزاد نے کہا کہ منشیات کی لعنت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی خاطر سب کو متحد ہو کر لڑائی لڑنی ہے۔ ان باتوں کا اظہار موصوف نے سری نگر میں عوامی جلسے سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں پچھلے کئی برسوں سے اسمبلی چناو نہیں ہورہے جو بدقسمتی ہے۔ غلام نبی آزاد نے کہا لوگ الیکشن کا انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں اور یہاں تک کہ کئی داعی اجل کو لبیک بھی کہہ گئے لیکن سرکار کی جانب سے اسمبلی چناو کرانے کے حوالے سے کوئی فیصلہ نہیں لیا جارہا۔ بے روزگاری کو سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے غلام نبی آزاد نے کہا کہ جموں وکشمیر کے نوجوانوں کو سرکاری نوکریاں نہیں مل رہی جس وجہ سے

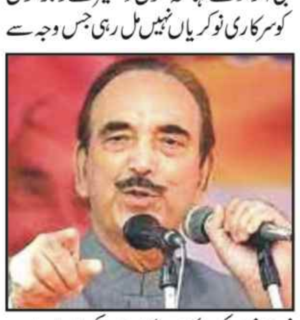

نوجوانوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں بے روزگاری نے اب سنگین رخ اختیار کیا ہے۔ کئی میڈیا اداروں کی جانب سے غلام نبی آزاد کو جموں وکشمیر کا اگلا ایل جی بنانے کے بارے میں پروگریسو آزاد پارٹی کے سربراہ نے کہا کہ میں یہاں نوکری کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کی خدمت کرنے کی خاطر آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مجھے نوکری ہی کرنی تھی تو کشمیر یونیورسٹی سے ایم سی کے بعد بہ آسانی نوکری ملتی لیکن میں نے نوکری کو لات مار کر سیاست میں قدم رکھا۔ آزاد نے کہا کہ آجکل سیاست کاروبار بن گیا ہے، آئے روز لوگ پیسوں کے عوض ایک پارٹی کو خیرباد کہہ کر دوسری میں شمولیت اختیار کررہے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر انہیں جموں وکشمیر کے لوگوں کا سپورٹ ملا تو یہاں انقلاب آئے گا۔ غلام نبی آزاد نے کہا کہ اگر میری پارٹی میں کسی کو شمولیت اختیار کرنی ہے تو وہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہاں قربانی دینی ہے کیونکہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔ منشیات کے بارے میں آزاد نے کہا کہ اس کا خاتمہ کرنے کی خاطر سب کو مل کر لڑائی لڑنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کے کاروبار کے ذریعے جن لوگوں نے کروڑوں روپیہ بنائے ہیں انہیں پھانسی پر لٹکانا چاہئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کچھ لوگ نشے کی بنا پر کروڑپتی بن گئے ہیں لیکن وہ سماج کے قاتل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا خواب ہے کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی خدمت کروں۔

دونوں پیروں سے محروم شہرت یافتہ نوجوان کی عمرہ ادائیگی

ریاض: یکم اکتوبر: قطر ورلڈکپ میں عالمی سطح پر شہرت پانے والے خصوصی صلاحیتوں کے حامل ’غانم المفتاح‘ نے عمرہ ادا کیا ہے۔ قطری شہری غانم محمد المفتاح پیدائشی طور پر نچلے دھڑ سے محروم ہیں سوشل میڈیا پر لاکھوں فالوورز ہیں اور انہیں ایک ہیرو کے طور پر جانا جاتا ہے۔ گذشتہ برس قطر میں فٹبال ورلڈکپ کے موقع پر 18 سالہ غانم المفتاح نے افتتاحی تقریب میں امریکی فنکار مورگن فری مین کے ہمراہ مثالی مکالمہ پیش کیا۔ غانم المفتاح نے عمرہ کی ادائیگی کے دوران کعبہ کا طواف کرسی پر کرنے کے بجائے اپنے ہاتھوں کے سہارے کیا۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیت بھی پڑھی جس کا ترجمہ ہے ’اللہ تعالی کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا‘۔ غانم المفتاح کا کہنا تھا ’کیا ہوا اگر میری ٹانگیں نہیں ہیں، میرے رب نے مجھے عظیم نعمت مضبوط ہاتھوں سے تو نوازا ہے جو میرے لیے ٹانگوں کے متبادل ہیں اور میں ان پر ہی طواف بیت اللہ کروں گا۔

نیشنل کانفرنس کارگل کونسل میں تاریخی جیت حاصل کرے گی: عمر عبداللہ

سرینگر: یکم اکتوبر: جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ کارگل کے عوام آنے والے کونسل انتخابات کو محض عام چناؤ کے بطور نہیں دیکھ رہے ہیں بلکہ یہاں کے عوام مقامی انتظامیہ کیساتھ ساتھ پورے ملک کو ایک پیغام بھیجنا چاہتے ہیں کہ 5 اگست 2019 کو جو کچھ ہوا وہ سرار غلط، غیر جمہوری اور غیر آئینی تھا جس میں ان کی منشا شامل نہیں تھی۔ ان باتوں کا اظہار انہوں نے اپنے دوروز دورۂ کارگل کے دوران دراس اور دیگر مقامات پر مختلف چناوی میٹنگوں اور جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عمر عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ کارگل میں تو پھر بھی کونسل الیکشن وقت پر ہورہے ہیں، جموں وکشمیر میں تو کسی کو معلوم نہیں کی کہ انتخابات کب ہونگے، ہونگے بھی یا نہیں ہونگے، وہاں کے چناؤ تو نئی دلی والے پوری طرح کھا گئے ہیں۔ اسمبلی انتخابات تو دور کی بات، ہم تو پنچایتی اور بلدیاتی انتخابات کی تیاری کررہے تھے اور امیدوار ڈھونڈ رہے تھے لیکن نئی دلی میں امیت شاہ نے ایک میٹنگ کیا کردی، یہ انتخابات بھی اب غائب ہوگئے۔ لداخ ہل ڈیولپمنٹ کونسل انتخابات (کارگل) میں آج تک کی سب سے بڑی جیت کی پیشگوئی کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ اس بار ہم کارگل میں تاریخ کی سب سے بڑی کامیابی حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کارگل اور نیشنل کانفرنس کا رشتہ بہت ہی پرانا اور مضبوط ہے لیکن 2019 کے بعد میں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ہم ہمیشہ اور ہر حال میں آپ کیلئے دستیاب ہونگے لیکن اگر اس رشتے کو قائم رکھنے کی مرضی کارگل کے عوام کی ہے۔ ایسے ہی ہل والے نشان کا فیصلہ ہم نے سرینگر میں نہیں کیا بلکہ

یہاں کے ساتھیوں کی مرضی کے مطابق ہل والا نشان رکھنے کا فیصلہ کیا گیا اور اس کے حصول کیلئے یہاں کے ساتھیوں نے بہت محنت کی اور ہم نے بھی اپنا رول نبھایا۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا کے اشاروں پر ناچنے والی یہاں کی انتظامیہ نے ہمیں ہل والا نشان استعمال کرنے سے روکنے کی کوشش کی لیکن انہیں بدترین ہار کا سامنا کرنا پڑا اور ہم کامیابی سے ہمکنار ہوگئے۔ اسی طرح الیکشن میں بھی ہم شاندار طریقے سے کامیابی حاصل کریں گے۔

کمسن بچے کی نعش کو پکا کر کھانے والی ماں عدالت سے بری

قاہرہ: یکم اکتوبر: مصری عدالت نے کمسن بچے کو قتل کر کے اسے پکا کر کھانے والی ماں کو بری کرتے ہوئے اسے نفسیاتی امراض کے ادارے میں بھجوانے کا حکم صادر کیا ہے۔ عدالت کے

اس فیصلے پر عوام کی جانب سے حیرت کا اظہار کیا جارہا ہے۔ العربیہ نیوز کے مطابق مصر کی کمشنری الشرقیہ میں رہنے والی 37 سالہ خاتون ھنا محمد حسن جس پر اپنے کمسن بچے کو قتل کرنے اور اس کے جسم کے کچھ حصوں کو پکا کر کھانے کا الزام تھا۔ اپنی نوعیت کا یہ ہولناک واقعہ تھا جو اس سال 26 اپریل کو پیش آیا۔ مصری عدالت کے پانچ رکنی بینچ کے سامنے مقدمے کی کارروائی کئی روز تک جاری رہی۔ عدالتی فیصلے میں متفقہ طور پر ملزمہ کو کیس سے بری کرتے ہوئے اسے نفسیاتی امراض کے ادارے کی تحویل میں دینے کا حکم صادر کیا ہے۔ عدالت نے طبی رپورٹ کی بنیاد پر فیصلہ صادر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ خاتون کو ذہنی مرض لاحق ہے۔

امریکہ اول نمبر کا جھوٹا ملک: چین

بیجنگ: یکم اکتوبر: چین کی وزارتِ خارجہ نے امریکی محکمہ خارجہ کی ایک رپورٹ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور اس کے ردعمل میں امریکہ کو اول نمبر کا جھوٹا ملک قرار دیا ہے۔ اس رپورٹ میں بیجنگ پر معلومات میں ہیرا پھیری کی کوششوں میں سالانہ اربوں ڈالر خرچ کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے جمعرات کے روز اپنی اس رپورٹ میں کہا تھا کہ چین سنسرشپ، ڈیٹا جمع کرنے اور غیر ملکی خبررساں اداروں کی خفیہ خریداری کے ذریعے عالمی میڈیا میں ہیرا پھیری کررہا ہے۔ امریکی کانگریس کے مینڈیٹ کے تحت تیار کردہ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کو اس مہم کے لیے بے مثال وسائل مختص کرنے کے باوجود جمہوری ممالک کو نشانہ بناتے ہوئے ’بڑے دھچکے‘ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

عتیق احمد قتل میں پولیس کی کوئی غلطی نہیں
یوپی حکومت کا سپریم کورٹ میں بیان

نئی دہلی: یکم اکتوبر: اتر پردیش حکومت نے جمعہ کو سپریم کورٹ کو بتایا کہ گینگسٹر سے سیاستداں بنے عتیق احمد کے قتل میں پولیس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ عتیق احمد اور اشرف احمد کو پولیس حراست میں ہونے کے باوجود پریاگ راج کے ایک اسپتال کے باہر گولی ماردی گئی تھی۔ حکومت نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ ایسے 7 انکاونٹرس کی تحقیقات کی گئی ہیں جنہیں فرضی قرار دیا گیا، پولیس کی جانب سے کوئی قصور نہیں پایا گیا، عتیق احمد کا کیس بھی ان میں سے ایک ہے۔ ان میں جولائی 2020 میں مارے جانے والے عتیق احمد، اشرف احمد، اسد اور گینگسٹر وکاس دوبے کی موت سے متعلق کیسز شامل ہیں۔ حکومت نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ اس نے عتیق احمد کے قتل کی تحقیقات میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور کہا کہ پولیس پر لگائے گئے الزامات جھوٹے ہیں۔ عتیق احمد کے معاملہ میں داخل کی درخواست پر سماعت کے دوران عدالت کو اتر پردیش حکومت نے یہ بات بتائی۔

اسپین کے نائٹ کلب میں آتشزدگی، 6 ہلاک

میڈرڈ: یکم اکتوبر: جنوب مشرقی اسپین میں مورسیا کے صوبے کے اسی نام کے شہر میں ایک نائٹ کلب میں آتش زدگی کے واقعے میں کم از کم چھ افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ سانحہ اتوار یکم اکتوبر کی صبح پیش آیا جبکہ چار افراد زخمی بھی ہوگئے۔ ہسپانوی دارالحکومت میڈرڈ سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق ایمرجنسی سروسز کے محکمے کے حکام نے مقامی میڈیا سے بات کرتے ہوئے کم از کم چھ ہلاکتوں کی تصدیق کردی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یورپی یونین کے رکن ملک اسپین کے تقریباً ساڑھے چار لاکھ کی آبادی والے اس شہر کے ایک نائٹ کلب میں آگ لگنے کی پہلی اطلاع اتوار کی صبح مقامی وقت کے مطابق چھ بجے ملی، جس کے بعد فائر بریگیڈ کا عملہ اور امدادی کارکن موقع پر پہنچ گئے۔

آزاد بھارت کا پہلا دہشت گرد نتھورام گوڈسے

محمد ہاشم القاسمی (خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
فون نمبر=9933598528

بغیر کسی لاگ لپیٹ کے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آزاد بھارت کا پہلا دہشت گرد نتھورام گوڈسے تھا جنہوں نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کا دن کے اجالے میں قتل کیا تھا۔ قتل کے بعد عدالت میں انتہا پسند، دہشت گرد گوڈسے نے اپنے دفاع میں عدالت میں یہ بیان دیا تھا کہ" موہن داس گاندھی نے قیام پاکستان کی حمایت کی تھی، اسی لیے میں نے قتل کر دیا"۔ گوڈسے کے اس کالے کارنامے پر افسوس کا اظہار کرنے کے بجائے آج بھی اس آزاد بھارت میں انتہا پسند ہندو تنظیمیں اس دہشت گرد گوڈسے کو اپنا قومی ہیرو مانتی ہیں۔! 2014ء میں بی جے پی کی مرکز میں حکومت بننے کے بعد گوڈسے کے نام پر ایک مندر کا افتتاح کیا گیا۔ اور ہندو مہا سبھا نے اعلان بھی کیا ہے کہ وہ گوڈسے کے مجسمے کو ملک کے ہر بڑے شہر میں نصب کرنا چاہتی ہے۔ اس تنظیم نے اپنے مرکزی ہیڈ کوارٹر میں نتھورام گوڈسے کا ایک مجسمہ نصب بھی کر لیا ہے۔ اس بارے میں سبھا کے صدر چندر پرکاش کوشک کا کہنا تھا کہ" ہم اس سلسلے میں وزیر اعظم مودی کو خط لکھ کر یہ مطالبہ کریں گے کہ گوڈسے کے مجسمے پورے ملک میں لگانے کی مہم شروع کی جائے" نتھورام گوڈسے کو عدالت دہشت گرد اور غدار قرار دیتے ہوئے پھانسی کی سزا تو دے دی ہے، لیکن حالیہ کچھ سالوں میں گوڈسے کو محب وطن کے طور پر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہا ہے۔ مدھیہ پردیش کے شہر گوالیار میں 'گوڈسے گاین شالا' کے نام سے ایک تعلیمی مرکز قائم کیا گیا ہے، جس کا مقصد گاندھی کے قاتل نتھورام گوڈسے کی یاد کو تازہ رکھنا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی جماعت بھارتیہ جنتہ پارٹی کے سال 2014 سے برسر اقتدار آنے کے بعد سے ہندو قوم پرستی ملکی سیاست کے مرکزی دھارے میں شامل ہونا شروع ہو گئی ہے۔ بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے مہاتما گاندھی کا سیکولر بھارت کا نظریہ جہاں ہر مذہب کے لیے برابر کے حقوق موجود ہیں ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جس کے لئے حزب مخالف کا کمزور ہونا سب سے اہم وجہ کہی جا سکتی ہے۔ مہاتما گاندھی جی کا پورا نام" موہن داس کرم چند گاندھی ہے" گاندھی جی 2 /اکتوبر 1869 کو پوربندر گجرات میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کرم چند اتم چند پوربندر راج کوٹ کے دیوان تھے۔ گاندھی جی کے دادا پوربندر اور جونا گڑھ کے دیوان رہ چکے تھے۔ ان کی والدہ پتلی بائی بڑی مذہبی خاتون تھیں۔ گاندھی جی پر ان کی والدہ کا اثر عملی زندگی میں بھرپور دیکھا گیا۔ ان کے والد کرم چند گاندھی ہندو موودھ برادری سے تعلق رکھتے تھے، اور انگریزوں کے زیر تسلط والے بھارت کے امبیو اڑ ایجنسی میں ایک چھوٹی سی ریاست پوربندر صوبے کے دیوان یعنی بحیثیت وزیر اعظم تھے۔ ان کے دادا کا نام اُتم چند گاندھی تھا جو اتا گاندھی سے بھی مشہور تھے۔ پرنامی ویشنو ہندو برادری کی ان کی ماں پتلی بائی کرم چند کی چوتھی بیوی تھی، ان کی پہلی تین بیویاں زچگی کے وقت مر گئی تھیں۔ عقیدت کرنے والی ماں کی دیکھ بھال اور اس علاقے کی جین برادری کی وجہ سے گاندھی جی پر ابتدائی اثرات جلد ہی پڑ گئے تھے جو ان کی زندگی میں اہم کردار ادا کرنے والے تھے۔ (وکی پیڈیا) مئی، 1883ء میں جب وہ 13 سال کے تھے تب ان کی شادی 14 سال کی کستور بائی ماکھنجی کپاڈیا سے کر دی گئی، جن کا پہلا نام چھوٹا کر کے کستوربا کر دیا گیا تھا اور اسے لوگ پیار سے" با" کہتے تھے۔ یہ شادی ایک منظم کم سنی کی شادی تھی، جو اس وقت اس علاقے میں عام تھی۔ سنہ 1885ء میں جب گاندھی جی 15 سال کے تھے تب ان کی پہلی اولاد کی پیدائش ہوئی، لیکن وہ صرف کچھ دن ہی زندہ رہی، اور اسی سال کے شروعات میں گاندھی جی کے والد کرمچند گاندھی بھی چل بسے۔ موہن داس کرم چند گاندھی اور کستوربا کے چار اولاد ہوئیں جو تمام بیٹے تھے۔ ہری لال 1888ء میں پیدا ہوئے، منی لال 1892ء میں، رام داس، 1897ء میں اور دیو داس 1900ء میں پیدا ہوئے۔ پوربندر میں ان کے مڈل اسکول اور راجکوٹ میں ان کے ہائی اسکول دونوں میں ہی تعلیمی سطح پر گاندھی جی ایک اوسط درجہ کے طالب علم رہے۔ انہوں نے اپنا میٹرک کا امتحان بداؤ نگر گجرات کے سملد اس کالج سے کچھ پریشانیوں کے ساتھ پاس کیا، اور جب تک وہ وہاں رہے ناخوش ہی رہے کیونکہ ان کا خاندان انہیں بیرسٹر بنانا چاہتا تھا۔ 4 ستمبر 1888ء کو گاندھی جی قانون کی پڑھائی کرنے اور بیرسٹر بننے کے لیے لندن، برطانیہ کے یونیورسٹی کالج آف لندن چلے گئے۔ 10 جون 1810ء میں ان کو انگلستان اور ویلز بار بلایا گیا۔ اور 12 جون 1892ء کو لندن سے، ہندوستان لوٹ آئے۔ جہاں انہیں اپنی والدہ کی موت کا علم ہوا۔ سنہ 1893ء میں ایک بھارتی فرم دادا عبداللہ اینڈ کمپنی کی ایک سالہ قرار پر نیٹال، جنوبی افریقہ جو اس وقت سلطنت برطانیہ کا حصہ ہوتا تھا، جانا قبول کیا تھا۔ 1894ء میں گاندھی جب جنوبی افریقہ پہنچے تو ان کی عمر 24 سال تھی۔ وہ پریٹوریا میں مقیم مسلم ہندوستانی تاجروں کے لیے ایک قانونی نمائندے کے طور پر کام کرنے لگے۔ جہاں وہ 21 برس مقیم رہے۔ جنوبی افریقہ میں گاندھی جی کو ہندوستانیوں اور کالے رنگ کے لوگوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے غیر امتیازی سلوک کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ گاندھی جی نے حکومتِ جنوبی افریقہ کے ذریعے پیش کردہ بل کی، جس میں ہندوستانیوں کے ووٹ دینے کے حق کو چھینا گیا تھا اس کی مخالفت کی۔ حالاں کہ بل کو منظوری سے روکنے میں وہ ناکام رہے، تاہم اس مہم سے بھارتیوں کی شکایات پر جنوبی افریقہ کی توجہ اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے تھے۔ انہوں نے 1894ء میں نیٹال میں انڈین کانگریس قائم کرنے میں مدد کی اور اس کی تنظیم کے ذریعے انہوں نے جنوبی افریقہ کی ہندوستانی برادری کو ایک متحدہ سیاسی طاقت میں تبدیل کر دیا۔ جنوری 1897ء میں جب گاندھی ڈربن میں اترے تو سفید آباد کاروں کے ایک ہجوم نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور صرف پولیس سپرنٹنڈنٹ کی بیوی کی کوششوں سے بچ گئے۔ تاہم انہوں نے بھیڑ کے کسی بھی رکن کے خلاف الزامات عائد کرنے سے انکار کیا اور کہا وہ ان کے اصولوں میں سے ایک تھی کہ ذاتی مسئلہ کے ازالے کے لئے عدالت میں نہیں جائیں گے۔ سنہ 1906ء میں ٹرانسوال حکومت نے ایک نیا قانون نافذ کیا جس میں کالونی میں ہندوستانی آبادی کو رجسٹریشن کے لئے مجبور کیا۔ اس سال جوہانسبرگ میں ایک بڑے پیمانے پر احتجاج 11 ستمبر کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں گاندھی جی نے پہلی بار ستیا گرہ (حق کی بارگاہ) یا عدم تشدد پر مبنی احتجاج کا طریقہ اختیار کیا اور اپنے ساتھی ہندوستانوں کو تشدد اپنانے کی مخالفت اور اس طریقے سے نئے قانون پر عمل نہ کرنے اور سزا برداشت کرنے کہا۔ کمیونٹی نے اس منصوبے کو اپنایا جو سات سال کی جدوجہد ہے جس میں گاندھی جی سمیت ہزاروں بھارتی جیل میں ڈال دیے گئے، کوڑے برسائے گئے، حتیٰ کہ گولیوں کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ انہوں نے رجسٹریشن سے انکار کیا، اپنے رجسٹریشن کارڈ جلائے یا دوسری قسم کی غیر تشدد مزاحمت میں شامل ہوئے۔ جبکہ حکومت ہندوستانی مظاہرین کو دبانے میں کامیاب رہی اور پرامن بھارتی مظاہرین پر سرکار کی زیادتی کے خلاف عوام کو سخت دباؤ کا سامنا کرتے ہوئے بالآخر مجبوراً جنوبی افریقہ کے جنرل جان کرسٹین اسمٹس نے جنوبی افریقی حکومت کی طرف سے گاندھی جی کے ساتھ بات کر کے معاہدہ کیا۔

گاندھی جی کے نظریات اور ستیا گرہ کا تصور اس جدوجہد کے دوران میں واضح ہوا۔ گاندھی جی کے جنوبی افریقہ کے ابتدائی سال بعض معاملوں میں متنازع رہے ہیں۔ 7 مارچ 1908ء کو انڈین اوپینین میں گاندھی جی نے جنوبی افریقہ کے جیل میں گزارے گئے وقت کے بارے لکھا" کافر اصولی طور پر بے ادب ہیں، وہ سب سے زیادہ مجرم ہیں، وہ شرپسند، بہت ہی گندے ہیں، اور تقریباً جانوروں کی طرح رہتے ہیں۔" 1903ء میں ہجرت کے موضوع پر گاندھی جی نے تبصرہ کیا" ہم پاکیزگی نسل میں زیادہ سے زیادہ یقین کے طور پر جو سوچتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔۔۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ جنوبی افریقہ میں سفید فام نسل غالب ہونی چاہئے۔" جنوبی افریقہ میں قیام کے دوران گاندھی جی بھارتیوں کی درجہ بندی سیاہ فام کے ساتھ کرنے پر بارہا احتجاج کیا۔ جسے وہ "بلا شبہ لامتناہی درجہ کافر سے بہتر" بتایا۔ اسی قسم کے تبصرے گاندھی جی پر نسل پرستی کے الزام کے لئے ذمہ دار بنے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ لفظ کافر ان دنوں میں مختلف معنی میں لیا جاتا تھا۔

جوہانسبرگ جیل میں ان کے منفی خیالات عام افریقہ نہیں بلکہ سخت گیر افریقی قیدیوں کے لیے مخصوص تھے۔ تاہم بہت بعد کے زمانے میں جب جوہانسبرگ میں گاندھی جی کی ایک مورتی کی نقاب کشائی کے منصوبوں کا اعلان کیا گیا تھا، تو اس تحریک کو ناکام بنانے کے لیے گاندھی جی کی "نسل پرستی پر مبنی" بیانات کو وجہ بنا کر روکنے کی کوشش کی گئی تھی۔ 1915ء میں گاندھی جی جنوبی افریقہ سے واپس بھارت میں رہنے کے لیے آئے۔ انہوں نے انڈین نیشنل کانگریس کے کنونشن میں شرکت کی تھی، لیکن بنیادی طور پر بھارتی مسائل، سیاست اور عوام سے تعارف گوپال کرشن گوکھلے کے توسط سے ہوا جو اس وقت کے کانگریس پارٹی کے قابل احترام قائد تھے۔ اپریل 1918ء میں، پہلی عالمی جنگ کے اواخر کے دوران میں وائسرائے نے دہلی میں جنگ کی کانفرنس میں گاندھی جی کو مدعو کیا۔ اس امید سے کہ شاید وہ سلطنت کے لیے اپنی حمایت ظاہر کریں اور ہندوستان کی آزادی کے لیے ان کے معاملے میں مدد کی جائے۔ گاندھی جی جنگ کی کوششوں کے لیے فعال طور پر ہندوستانیوں کی بھرتی سے اتفاق کیا۔ 1906ء کی زولو جنگ اور 1914ء کی عالمی جنگ کے ہوبہو جن میں انہوں نے ایمبولینس کور کے لیے رضا کاروں کی بھرتی کی تھی، اس وقت گاندھی جی جنگجو رضاکاروں کی بھرتی کی کوششیں کی تھیں۔ 1 جون 1918ء کے ایک کتابچہ" بھرتی کے لیے اپیل" میں گاندھی جی نے لکھا" اس طرح کے حالات میں ہمیں اپنے آپ کا دفاع کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے جو ہتھیار اٹھانے اور انہیں استعمال کرنے کی صلاحیت ہے۔۔۔ اور اگر ہم ہتھیار کا استعمال کرنا سیکھنا چاہتے ہیں تو فوج میں شامل ہونا ہمارا فرض ہے۔ حالانکہ انہوں نے وائسرائے کے ذاتی سکریٹری کو خط لکھ کر آگاہ کیا کہ وہ" ذاتی طور پر کسی کا قتل یا زخمی نہیں کر سکتے خواہ وہ دوست ہو یا دشمن"۔ گاندھی جی کی پہلی بڑی کامیابی 1918ء میں چمپارن تحریک اور کھیڑا ستیہ گرہ میں ملی، کھیڑا میں اپنے گزر بسر کے لیے ضروری خوراکی فصلوں کی بجائے نیل اور نقدی فصلوں کی کھیتی کا معاملہ تھا۔ زمیندار (زیادہ تر انگریز) کی طاقت سے مظالم ہوئے ہندوستانیوں کو برائے نام محنتانہ دیا جاتا تھا جس سے وہ انتہائی غربت میں رہ رہے تھے۔ گاؤں میں بری طرح گندگی اور شراب خوری تھی۔ اب ایک تباہ کن قحط کی وجہ سے شاہی خزانے کی تلافی کے لیے انگریزوں نے چنگی لگا دی، جن کا بوجھ دن بہ دن بڑھتا ہی گیا۔ یہ صورت حال پریشان کن تھی۔ کھیڑا، گجرات میں بھی یہی مسئلہ تھا۔ گاندھی جی نے وہاں ایک آشرم بنایا جہاں ان کے بہت سارے حامیوں اور نئے کارکنوں کو منظم کیا گیا۔ انہوں نے گاؤں کا ایک وسیع مطالعہ اور سروے کیا جس میں لوگوں پر ہوئے ظلم کے خوفناک کانڈوں کا ریکارڈ رکھا گیا اور اس میں لوگوں کی تنزلی حالت کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ دیہاتوں میں یقین پیدا کرتے ہوئے انہوں نے اپنا کام گاؤں کی صفائی کرنے سے شروع کیا جس کے تحت اسکول اور ہسپتال بنائے گئے اور سماجی برائیوں جیسے چھوا چھوت، شراب خوری کو ختم کرنے کے لیے دیہی قیادت کی حوصلہ افزائی کی لیکن اس کے اصل اثرات اس وقت دیکھنے کو ملے جب انہیں بے امنی پھیلانے کے لیے پولیس نے گرفتار کیا اور انہیں صوبے کو چھوڑنے کا حکم دیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے احتجاجی مظاہرے کیے اور جیل، پولیس اسٹیشن اور عدالتوں کے باہر ریلیاں نکال کر گاندھی جی کو بغیر شرط رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ گاندھی جی نے زمیں دار کے خلاف احتجاجی مظاہرے اور ہڑتالوں کی قیادت کی جنھوں نے انگریزی حکومت کی رہنمائی میں اس خطے کے غریب کسانوں کو زیادہ معاوضہ منظور کرنے اور کھیتی پر کنٹرول، قحط تک چنگی کو منسوخ کرنے والے ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ اس جدوجہد کے دوران میں ہی، گاندھی جی کو عوام نے باپو اور مہاتما (عظیم روح) کے نام سے خطاب کیا۔ کھیڑا میں سردار پٹیل نے انگریزوں کے ساتھ گفتگو کے لیے کسانوں کی قیادت کی جس میں انگریزوں نے چنگی کو منسوخ کر کے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس کے نتیجے میں، گاندھی جی کی شہرت پورے ملک میں پھیل گئی۔ گاندھی جی نے عدم تعاون، عدم تشدد اور پرامن مزاحمت کو برطانوی راج کے خلاف جدوجہد میں" ہتھیار" کے طور پر اپنایا۔ پنجاب کی جلیانوالہ باغ قتل عام (جسے امرتسر قتل عام سے بھی جانا جاتا ہے) کی وجہ سے عام شہریوں میں کافی غم و غصہ تھا، جس وجہ سے برطانوی فوجیوں کو عوام کے غصے اور تشدد کی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ گاندھی جی نے دونوں برطانوی راج کے اقدامات اور ہندوستان کی جوابی تشدد پر تنقید کی۔ انہوں نے برطانوی شہریوں کے متاثرین کے لیے تعزیت کی پیشکش اور فسادات کی مذمت کی قرارداد لکھی، جسے پارٹی میں ابتدائی مخالفت اور گاندھی جی کی اس اصول کی جذباتی وکالت کہ، تمام تشدد ہی برائیں اور ناقابل قبول ہیں، کے بعد منظور کر لیا گیا۔ لیکن قتل عام اور اس کے بعد کی تشدد نے گاندھی جی کی توجہ مکمل خود حکومت اور تمام بھارتی حکومتی ادارے کا کنٹرول حاصل کرنے پر مرکوز کر دیا، جو جلد ہی سوراج یا مکمل ذاتی، روحانی، سیاسی آزادی میں بدل گئی۔ دسمبر 1921ء میں انڈین نیشنل کانگریس نے گاندھی جی کو خصوصی اختیارات کے ساتھ پارٹی کا ذمہ سونپا۔ ان کی قیادت میں کانگریس کو ایک نئے آئین اور سوراج کے مقاصد کے ساتھ دوبارہ سے منظم کیا گیا۔ پارٹی میں رکنیت کے ایک ٹوکن فیس ادا کرنے کے بعد ہر کسی کے لیے کھول دیا گیا تھا۔ پارٹی کو مخصوص طبقے کی جماعت سے، منظم اور قومی اپیل میں تبدیل کرنے کے لیے کئی درجاتی ذیلی تنظیم قائم کیے گئے۔ گاندھی جی اپنی عدم تشدد لائحہ عمل میں سودیشی پالیسی (غیر ملکی مال کے بائیکاٹ کی، خاص طور پر برطانوی اشیاء) کو شامل کرا سے توسیع دی۔ اس سے منسلک انہوں نے ہر ہندوستانی کو انگریزی ٹکسٹائل کی بجائے کھادی (گھروں میں بنے کپڑے) کے استعمال کی وکالت کی۔

گاندھی جی نے اہنسا ستیہ کو بڑے نپے تلے انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں" اہنسا میرا خدا ہے اور سچائی بھی۔ جب میں اہنسا کی تلاش کرتا ہوں تو سچائی کہتی ہے اسے میرے ذریعہ تلاش کرو۔ اور جب میں سچائی کی تلاش کرتا ہوں تو اہنسا کہتی ہے اسے میرے واسطے سے ڈھونڈھو۔ اہنسا اور ستیہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ یا دھات کی ایک ایسی گولائی کے مانند ہیں جو دونوں طرف سے سادہ ہو، کون کہہ سکتا ہے کہ کون سا رخ سیدھا اور کون سا رخ الٹا ہے؟ تاہم اہنسا ذریعہ ہے اور سچائی مقصد ہے۔" (مہاتما گاندھی کا پیغام، مرتب یو، ایس، موہن رائے،) گاندھی جی نے اپنی کتاب" ہند سوراج" میں اپنے ہم وطنوں سے یہ سوال کیا تھا کہ" سیلف گورنمنٹ" اور" ہوم رول" سے تمہاری کیا مراد ہے؟ کیا تم چاہتے ہو کہ ملک کا نظام جیسا ہے ویسا ہی رہے مگر وہ انگریزوں کے ہاتھ میں نہ ہو بلکہ ہندوستانی سیاسی لیڈروں اور حاکموں کے ہاتھوں میں ہو؟ اگر ایسا ہے تو گویا تمہاری خواہش یہ ہے کہ شیر کے پنجے سے چھوٹ جاؤ مگر شیر کی بہیمی خصلت اپنے اندر باقی رکھو، یا تم سوراج کا وہ مطلب سمجھتے ہو جو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندوستانی تہذیب کے سب سے اونچے نصب العین کو عملی جامہ پہنایا جائے ان لوگوں کے ہاتھوں جو انفرادی طور پر اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں اور اجتماعی طور پر ستیہ گرہ کے اصول اور طریقے کے مطابق عمل کرتے ہوں۔" (گاندھی جی اور ان کے خیالات، مرتبہ عبدالطیف اعظمی)

دسمبر 1928ء میں گاندھی جی نے کلکتہ میں منعقد کانگریس کے ایک اجلاس میں ایک تجویز پیش کی جس میں ہندوستانی سلطنت کو اقتدار فراہم کرنے کے لئے کہا گیا تھا یا ایسا نہ کرنے کے بدلے اپنے مقصد کے طور پر مکمل ملک کی آزادی کے لئے عدم تعاون تحریک کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہیں۔ گاندھی جی نے نہ صرف نوجوان طبقے سبھاش چندر بوس اور جواہر لال نہرو جیسے مردوں سے فوری آزادی کا مطالبہ کے خیالات کو معتدل کیا بلکہ اپنی خود کی مانگ کو دو سال کی بجائے ایک سال کر دیا۔ انگریزوں نے کوئی جواب نہیں دیا، 31 دسمبر 1929ء کو لاہور میں بھارت کا جھنڈا لہرایا گیا، 26 جنوری 1930ء کا دن لاہور میں بھارتی یوم آزادی کے طور پر انڈین نیشنل کانگریس نے منایا، یہ دن تقریباً تمام ہندوستانی تنظیموں کی طرف سے بھی منایا گیا، اس کے بعد گاندھی جی نے مارچ 1930ء میں نمک پر چنگی لگائے جانے کی مخالفت میں نیا ستیہ گرہ چلایا جسے 12 مارچ سے 6 اپریل تک نمک تحریک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس میں 400 کلو میٹر (248 میل) تک کا سفر احمد آباد سے دانڈی، گجرات تک کیا گیا، تاکہ خود نمک پیدا کیا جا سکے۔ سمندر کے طرف کے اس سفر میں ہزاروں کی تعداد میں ہندوستانیوں نے حصہ لیا۔ ہندوستان میں انگریزوں کی پکڑ کو کمزور کرنے والی یہ ایک سب سے زیادہ کامیاب تحریک تھی جس میں انگریزوں نے 80،000 سے زیادہ لوگوں کو جیل بھیجا تھا۔ 1934ء کی گرمیوں میں گاندھی جی کی جان لینے کے لئے ان پر تین ناکام کوششیں کی گئیں۔ جب کانگریس پارٹی انتخابات لڑنے کا فیصلہ کیا اور وفاقی منصوبہ کے تحت اقتدار قبول کی تو گاندھی جی نے پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ گاندھی جی نہرو کی صدارت اور کانگریس کے لاہور اجلاس کے ساتھ ہی 1936ء میں فعال سیاست میں لوٹ آئے۔ حالانکہ گاندھی جی کی مکمل خواہش تھی کہ وہ آزادی حاصل کرنے پر اپنی مکمل توجہ مرکوز کریں۔ 1938ء میں صدر کے عہدے کے لئے منتخب سبھاش چندر بوس کے ساتھ گاندھی جی کے اختلافات تھے۔ سبھاش چندر بوس کے ساتھ اختلافات میں گاندھی جی کے اہم نقطہ نظر سبھاش چندر بوس کی جمہوریت میں عزم کی کمی اور عدم تشدد میں یقین کی کمی تھی۔ سبھاش چندر بوس نے گاندھی جی کی تنقید کے باوجود بھی دوسری بار عہدہ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

برطانوی حکومت نے 9 اگست 1942ء میں گاندھی اور پوری کانگریس ورکنگ کمیٹی گرفتار کر لیا گیا۔ گاندھی کو پونے میں آغا خان محل میں دو سال کے لیے مقید کیا گیا۔ یہاں گاندھی کو ذاتی زندگی میں دو خوفناک حادثے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے 50 سالہ سیکرٹری مہادیو دسائی کا دل کا دورہ سے اور 6 دن بعد ان کی بیوی کستوربا 18 ماہ قید کی سزا کے بعد 22 فروری 1944ء کو وفات پا گئیں۔ چھ ہفتوں کے بعد میں گاندھی جی کو ایک سخت ملیریا کے حملے کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں جنگ کے اختتام سے پہلے 6 مئی 1944ء کو گرتی صحت اور ضروری سرجری کی وجہ سے رہا کر دیا گیا۔ برطانوی راج جیل میں ان کی موت کی وجہ سے متحدہ قوم نہیں چاہتا تھا۔ اگرچہ ہندوستان چھوڑو تحریک اس مقصد میں معتدل کامیابی ملی تھی، اس تحریک کی شدت نے 1943ء کے آخر تک ہندوستان کے لیے آزادی کا پیغام لائی۔ جنگ کے اختتام پر برطانوی حکومت نے اقتدار کو ہندوستانی ہاتھ منتقل کرنے کا واضح اشارہ دیا۔ اس وقت گاندھی جی نے جدوجہد کی اختتام کا اعلان کیا۔ اور کانگریس کی قیادت سمیت تقریباً 100،000 سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ 14 اور 15 اگست، 1947ء کو برطانوی ہندوستانی سلطنت نے بھارتی آزادی ایکٹ پاس کر دیا، جو قتل عام اور 12.5 لاکھ لوگوں کے منتقلی اور کروڑوں کے نقصانات کی گواہ بنی۔ ہندوستان کی آزادی کے ابھی پانچ ماہ بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ گاندھی جی کا قاتل گوڈسے 30 جنوری 1948ء کو گاندھی کے پاس 5:17 بجے آیا، اس وقت گاندھی جی کے ہاں شام کی عبادت جاری تھی۔ جب گوڈسے جھکا، تو گاندھی جی کو سہارا دینے والی لڑکیوں میں سے ایک لڑکی آبھا چٹوپادھیائے نے اس سے کہا:" بھائی، باپو پہلے ہی دیر سے آئے ہیں" اور اس سے صرف نظر کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے آبھا کو دھکیل کر سیدھے نشانے سے گاندھی جی کے سینے میں پستول کے ذریعہ گولیاں چلا دی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس بندوق کا سیریل نمبر 606824 تھا۔ اس حادثہ کے بعد گاندھی جی کا انتقال کچھ ہی گھنٹوں میں ہو گیا۔ آزاد بھارت کی فہرست میں سب سے پہلا دہشت گرد ہندوستان کے سب سے عظیم ہستی گاندھی جی پر گولیاں چلانے کے بعد گوڈسے نے خود ہی پولیس کو آواز دی اور اپنے آپ کو پولیس اور قانون کے حوالے کر دیا۔ گاندھی جی کے آخری کلمات جو ان کی زبان سے نکلی" ہے رام" تھے۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گاندھی جی کی موت کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے" پوری دنیا خوشحال تھی اور گاندھی جی کی زندہ و جاوید شخصیت سے مالا مال تھی اور ان کی وفات سے یہ غریب ہو گئی ہے"۔

گاندھی جی کے اصولوں پر عمل کر کے ملک کے اندر تشدد اور عدم برداشت کے ماحول کو تبدیل کیا جا سکتا ہے

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار اور ملک کی آزادی میں اہم کردار ادا کرنے والے موہن داس کرم چند گاندھی کی پیدائش آج سے ۱۵۴ سال پہلے ۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء میں گجرات میں ہوئی تھی۔ گاندھی جی نے ستیہ گرہ کو اپنا ہتھیار بنایا۔ ستیہ گرہ کا مطلب عوامی سطح پر ظلم کے خلاف پُر امن طریقہ سے آواز اٹھانا۔ یہ طریقہ کار ہندوستان کی آزادی کا سبب بنا اور دنیا کے لئے انسانی حقوق اور آزادی کی تحریکوں کے لئے روح رواں ثابت ہوا۔ انہیں احترام سے مہاتما گاندھی اور باپو جی کہا جاتا ہے۔ انہیں ہندوستانی حکومت کی جانب سے بابائے قوم (Father of the Nation) کے لقب سے نوازا گیا۔ گاندھی جی کی پیدائش کا دن، جس کو گاندھی جینتی کے نام سے جانا جاتا ہے، پورے ملک میں قومی تعطیل (National Holiday) کا درجہ رکھتا ہے اور دنیا بھر میں عدم تشدد (Non Violance) کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے ساتھ گاندھی جی کی مسلسل جدوجہد نے انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا اور آخر کار ہمارا ملک ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو آزاد ہوا۔ جنوبی افریقہ میں وکالت کرنے کے دوران انہوں نے ہندوستانیوں کے حقوق کی جدوجہد کے لئے سیول نافرمانی (Civil Disobedience) کا استعمال پہلی بار کیا تھا۔ ۱۹۱۵ء میں ہندوستان واپسی کے بعد انہوں نے کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ زمین کے بے تحاشہ تعصب کے خلاف احتجاج کیا۔ ۱۹۲۱ء میں انڈین نیشنل کانگریس کی قیادت سنبھالنے کے بعد گاندھی جی نے ملک سے غریبی ختم کرنے، خواتین کے حقوق ادا کرنے، مذہبی اور نسلی خیر سگالی، چھوا چھوت کے خاتمہ اور معاشی خود انحصاری کے لئے مہم شروع کی۔ انہوں نے غیر ملکی کنٹرول سے ہندوستان کو آزادی دلانے کا عزم کیا۔ مہاتما گاندھی نے عدم تعاون کی تحریک (Non Cooperation Movement) کی قیادت کی، جس کے بعد ۱۹۳۰ء میں مارچ سے انگریزوں کی طرف سے عائد نمک چنگی کی مخالفت میں ۴۰۰ کیلومیٹر لمبی دانڈی یاترا شروع ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۴۲ء میں انہوں نے بھارت چھوڑو سیول نافرمانی تحریک کا آغاز آزادی کے مطالبہ کے ساتھ کیا۔ مہاتما گاندھی نے افریقہ اور ہندوستان دونوں جگہوں میں کئی سال جیل میں گزارے۔ عدم تشدد (Non Violance) کے پیشوا کے طور پر گاندھی جی نے سچ بولنے کی قسم کھائی تھی اور دوسروں سے بھی ایسا ہی کرنے کی اپیل کی۔ وہ سادی زندگی بسر کرتے تھے، وہ سابرمتی آشرم میں رہتے تھے اور بدن ڈھانپنے کے لئے روایتی ہندوستانی دھوتی اور چادر کا استعمال کرتے جو وہ خود اپنے چرخے پر بنتے تھے۔ وہ ہری سبزیاں کھایا کرتے تھے اور روحانی پاکیزگی اور سماجی احتجاج کے لئے اپواس (برت) رکھتے تھے۔ گاندھی جی کے اہم کارناموں میں ہندو مسلم اتحاد، عدم تشدد (Non Violance) اور آہنسا کا فلسفہ اس قابل ہے کہ اُن پر پوری دیانت داری کے ساتھ آج بھی عمل کیا جائے تو ملک کے اندر پیدا شدہ تشدد اور عدم برداشت کے ماحول کو ہم دور کر سکتے ہیں۔ ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ گاندھی جی کی سوچ کے حامل سماجی کارکن آگے آئیں اور گاندھی جی کے اصولوں پر عمل کر کے ہندو مسلم ایکتا کے لئے کوشش کر کے قوم کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ صلاحیتیں لگوائیں جو وقت کی عین ضرورت ہے۔ گاندھی جی کا مسلک تھا کہ" سرودھرم سمبھاؤ"، یعنی تمام مذہبوں کو پھلنے پھولنے کی آزادی ہو یا یوں کہو" جیو اور جینے دو"، یہ وہ اصول ہے جو آج بھی ہمارے ملک کی ترقی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ ہندوستانی قوانین کے مطابق ہر شخص کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ ہم گاندھی جی کی تقریروں کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انہوں نے ذات پات، مذہب، علاقائیت، رنگ و نسل اور زبان کی بنیاد پر مختلف طبقوں کے درمیان ہم آہنگی اور جوڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مہاتما گاندھی کو اس کا احساس تھا کہ ہندوستان کو اُس وقت تک آزادی نہیں مل سکتی جب تک کہ یہاں کے رہنے اور بسنے والے دو بڑے طبقے یعنی ہندو مسلم باہم مل جل کر رہنا نہیں سیکھ لیں۔ اگر آزادی مل بھی گئی تو حقیقت میں وہ آزادی نہیں ہوگی، جو ہم چاہتے ہیں۔ اسی لئے گاندھی جی ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے، اُن کا یہ خیال تھا کہ اگر ہندو اور مسلمان امن و بھائی چارہ کے ساتھ زندگی گزارنا نہیں سیکھ لیتے تو اس ملک کا، جسے ہم ہندوستان کے نام سے جانتے ہیں، وجود ختم ہو جائے گا۔ گاندھی جی نے مختلف مذاہب کی کتابوں اور دنیا کے قابل ذکر دانشوروں کے افکار و نظریات کا مطالعہ کیا تھا۔ اُن کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ وہ روزانہ صبح گیتا کے ساتھ قرآن مجید اور انجیل مقدس کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اپنی مشہور کتاب" The Story of My Experiments with Truth" میں انہوں نے خود اس کا اعتراف کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے قیام کے دوران کئی مسلمانوں سے اُن کے بہت اچھے تعلقات تھے، جو اسلامی تعلیمات سمجھنے میں اُن کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے۔ اُن سے جب معلوم کیا گیا کہ رام راجیہ کے جس تصور کی وہ بات کرتے ہیں، وہ کس قسم کی حکومت کے طرز پر ہوگا تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ" وہ دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حکومت کے طرز پر ہوگا"۔ انگلینڈ کے قیام کے دوران انہوں نے عیسائیت اور وکالت کرنے کے دوران پارسی لوگوں کے میل جول سے اُن کے مذہب کی تعلیمات کو جاننے کی بھی کوشش کی۔ وہ تمام مذاہب کو احترام سے دیکھتے تھے اگرچہ اپنے آبائی ہندو مذہب سے اُن کا گہرا تعلق رہا۔ جہاں مہاتما گاندھی کی فکر و کوشش تھی کہ انگریز ہندوستان چھوڑ کر واپس اپنے ملک جائیں وہیں وہ ملک کے باشندوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے انہیں ترقی کی طرف گامزن کرنا چاہتے تھے۔ جب جناب سرسید احمد خانؒ نے انگریزوں کی سرپرستی میں ایک تعلیمی ادارہ کی بنیاد رکھی تو انگریزوں سے ہندوستان کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے والوں نے بھی شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کی سرپرستی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی، جس کو قائم کرنے اور اُس کی آبیاری کے لئے مہاتما گاندھی کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میں نے بھی گاندھی جی کی حمایت سے قائم ہوئی جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے جو آج ایک مرکزی یونیورسٹی کا درجہ رکھتی ہے اور ہندوستان کی چند مایہ ناز یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے، لہٰذا میری اخلاقی ذمہ داری ہے کہ میں گاندھی جینتی کے موقع پر گاندھی جی کی خدمات کو یاد کروں۔ جامعہ ہی ہندوستان کی ایسی یونیورسٹی ہے جس کے بانیان کی اکثریت ملک کی آزادی میں قربانی دینے والی ہے۔ گاندھی جی فرقہ وارانہ فسادات کے سخت مخالف تھے۔ بہار کے نواکھالی علاقہ میں فساد ہونے پر، خود وہاں گئے اور لمبے عرصہ تک قیام کر کے صورت حال کو نارمل بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ ہندوستان کی آزادی کے بعد پھوٹ پڑنے والے فرقہ وارانہ دنگوں سے بھی گاندھی جی بہت زیادہ دکھی نظر آتے تھے۔ بعض ناسمجھ لوگوں نے اسے اُن کی ہندو مخالفت سے تعبیر کیا ہے، جو یقیناً غلط ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ظلم کسی کے بھی خلاف ہو، گاندھی جی کا حساس دل اُسے برداشت نہیں کرتا تھا اور وہ اُس کے خلاف آواز اٹھانے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ گاندھی جی کے تمام آدرش و اصول خواہ وہ آہنسا ہو، ستیہ گرہ ہو یا بھائی چارہ، نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں مقبول ہوئے اور بین الاقوامی مفکروں، قلم کاروں اور فنکاروں نے انہیں سراہا۔ دوسری طرف یہ بھی ایک سچائی ہے کہ گاندھی جی کے ہندو مسلم اتحاد کی کوششوں کو نفرت پھیلانے اور پھوٹ ڈالنے والے عناصر نے کبھی پسند نہیں کیا، جس کی قیمت ہندوستان کے اس عظیم سپوت کو اپنی جان دے کر چکانی پڑی۔ آخر وہ دن بھی اس ملک نے دیکھا کہ ہندو مسلم اتحاد کے علمبردار اور ملک کی آزادی میں نمایاں رول ادا کرنے والے مہاتما گاندھی پر ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو جمعہ کے دن گولیاں چلائی گئیں اور ملک کو آزاد ہوئے ابھی چھ ماہ بھی نہ گزرے تھے کہ وہ چراغ بجھ گیا جو سارے ملک کو اپنی روشنی سے منور کر رہا تھا اور ہمیں یہ سبق دے گیا کہ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم صرف ہندو، مسلمان، سکھ یا عیسائی ہیں بلکہ ہم ہندوستانی بھی ہیں اور سچے ہندوستانی ہیں۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ مہاتما گاندھی جی کو یاد رکھیں اور اُن کے قیمتی اصولوں کو اپناتے ہوئے اپنے ملک کی ترقی میں اپنا اپنا رول نبھاتے رہیں اور ہندو مسلم ایکتا کے لئے اپنی گرانقدر خدمات پیش کرتے رہیں۔ گاندھی جی کے کامیاب لیڈر ہونے کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ملک کی آزادی کے بعد انہوں نے اقتدار میں کوئی حصہ نہیں لیا بلکہ حکومت کے کسی عہدہ پر فائض نہ ہو کر بھی قوم کی خدمت کرنے کا عزم مصمم کیا۔ اقتدار سے اس دوری نے بھی انہیں ایک عظیم عالمی لیڈر بنایا اور وہ علامہ اقبالؒ کے اس شعر کی مثال بن گئے:

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستان ہمارا

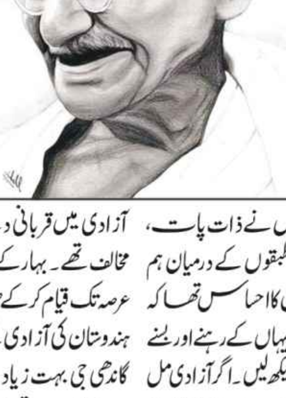

کسی بھی قیمت پر سچائی کا وہ لمس

سال 1934 میں 'دی ہریجن' کی یاترا کے ایک حصے کے طور پر گاندھی جی کرناٹک، تمل دیہی علاقوں، اڑیسہ، بنگال، آسام اور پھر بہار، پنجاب، مغربی ہندوستان سے ہوتے ہوئے مغرب کی طرف گئے۔ بنگلور میں ایک جلسہ عام کے دوران ہنگری کی پینٹر الزبتھ برنر اور ان کی بیٹی نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ وہ ان کی تصویر بنانے کی درخواست کرتی ہیں۔ گاندھی جی نے پوچھا" تم میرے جیسے بدصورت آدمی کی تصویر کیوں بنانا چاہتی ہو؟" انہوں نے جواب دیا" میں اپنے قلم سے آپ کی روح کو نمایاں کرنا چاہتی ہوں۔" گاندھی نے کہا" ایسا کرنے کے لیے آپ کے پاس صرف آدھا گھنٹہ ہے!" اسی طرح 1934 میں بنگلور میں ہی جلسہ عام کے دوران ایک اٹھارہ سالہ لڑکی میرے پاس آٹوگراف لینے آئی۔ جیسے ہی میں نے اپنا قلم اٹھایا، اس نے ایک اور درخواست کی" براہ کرم میرے لیے ایک نصیحت بھی تحریر کر دیں، میں نے مسکراتے ہوئے لکھا" کسی بھی قیمت پر سچ"۔ وہ بہت خوش ہوئی اور اپنا سر میرے قدموں میں رکھ دیا۔

6 جنوری کو سومن ہلی میں:

لڑکا: مجھے آپ کا آٹوگراف چاہیے!

میں: اس کے لیے کیا دو گے؟ مجھے معاوضہ چاہئے۔

لڑکا: ایک روپیہ۔

میں (اس کی بالیاں دیکھ کر اور چھو کر) یہ کیا ہیں؟

لڑکا: آپ انہیں لے سکتے ہیں۔

میں: کیا اس کے لیے آپ کے والد سے اجازت ہے؟

لڑکا: ہاں اگر میں یہ آپ کو دے دوں تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

میں: تمہیں اتنی آزادی ہے! (اور پھر بالیاں لیتے ہوئے) تمہیں یہ نہیں چاہئیں۔ اب اس کے بعد بالیاں مت پہننا، اپنے والدین سے نئی لانے کے لیے مت کہنا۔ (اسے آٹوگراف دیتے ہوئے) تمہارا نام کیا ہے؟

لڑکا: بی وی تھمیا۔

میں: آپ کی عمر کتنی ہے؟

لڑکا: تیرہ

میں: تو تمہیں تیرہ سال کی عمر میں آزادی ہے۔ مجھے نہیں تھی۔

ہم 13 جنوری کو مالابار کے بڈگارا میں تھے۔ اس سے زیادہ دل کو چھو لینے والا کوئی اور منظر میری یادداشت میں نہیں ہے۔ ابھی تقریر مکمل کی تھی۔ اس میں میں نے وہاں موجود خواتین سے ان کے زیورات کے بارے میں ایک منطقی درخواست کی تھی۔ تقریر ختم کرنے کے بعد ملنے والے تحائف کا اعلان کر رہا تھا کہ ایک سولہ سالہ لڑکی کومودی آہستہ آہستہ اسٹیج پر آئی۔ انہوں نے اپنی ایک چوڑی نکالی اور مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ایک چوڑی کے بدلے آٹوگراف دوں گا؟ میں ابھی اسے دینے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے ایک اور چوڑی نکال لی۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک چوڑی تھی۔ میں نے کہا" مجھے دونوں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف ایک چوڑی کے بدلے آٹوگراف دوں گا۔" جواب میں اس نے اپنا سونے کا ہار بھی اتار دیا۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔ اسے اس کے بالوں کی لمبی چوٹی سے ہٹانا پڑا۔ میں نے پوچھا" لیکن کیا اس کے لیے تمہارے والدین کی اجازت ہے؟" اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا اپنا کام ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ خود بخود اس کے کانوں تک چلے گئے اور اس کے جواہرات سے جڑی بالیاں اس کے ہاتھ میں تھیں۔ عوام پرجوش نعرے لگا رہے تھے، خوشی کے اظہار کو بھلا کون روک سکتا تھا۔ میں نے اس سے پھر پوچھا کہ کیا اس کے والدین کی اجازت ہے؟ اس سے پہلے کہ میں شرمیلی لڑکی سے کوئی جواب سنتا کسی نے مجھے بتایا کہ اس کے والد اس جلسہ میں موجود ہیں۔ وہ خود اعلان کرنے میں میری مدد کر رہے تھے اور وہ اپنی بیٹی کی مثبت حرکت کی تعریف بھی کر رہے تھے۔ اسے آٹوگراف دیتے ہوئے میں اپنے آپ کو یہ کہنے سے نہ روک سکا" آپ کی قربانی آپ کے دیے گئے زیور سے زیادہ سچا زیور ہے۔" ایک دن میں فرانسیسی ہندوستان کے ایک علاقہ ماہے میں رہا، جہاں مجھے منفرد لطف حاصل ہوا۔ اگرچہ مجھے کئی بار بنگال کے چندرنا گور جانے کا شرف حاصل ہوا لیکن فرانسیسی ہندوستان میں ملک کے اس حصے کا یہ میرا پہلا دورہ تھا لیکن پولیس کی وردی اور فرانسیسی زبان کے حوالے سے میں نے جو کچھ بھی دیکھا اور پڑھا، مجھے کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ اس جگہ پر ہریجنوں کے لیے ایک اہم مندر کھول دیا گیا تھا اور میں نے اس بے ساختہ مذہبی فریضے کو انجام دینے کے لیے ٹرسٹیوں کو مبارکباد دی۔ مجھے ایک پرس اور ہندی خط بطور تحفہ حاصل ہوا۔ جب 15 جنوری 1934 کو بہار میں زلزلہ آیا تو اس وقت میں کالی کٹ میں تھا۔ دیو داس اور لکشمی، جو 2 جنوری کو رہا ہوئے تھے، آئے اور مجھ سے ملے۔ لکشمی کی ڈیلیوری دہلی میں ہونی تھی۔ شام 6 بجے کالی کٹ کے ساحل سمندر پر منعقدہ ایک جلسہ عام میں، جس میں 15000 لوگوں نے شرکت کی، میں نے اپنے کلپٹہ کے دورے کے بارے میں بات کی اور کہا" آج صبح وہ لوگ مجھے مالابار کے سب سے خوبصورت حصے میں لے گئے۔ وہ مجھے انتہائی رومانوی نظاروں والے پہاڑیوں پر لے گئے اور مجھے ایک بھجن یاد آیا۔ میرے خیال میں اسے بشپ ہیبر نے ترتیب دیا تھا۔ اب چاہے انہوں نے ترتیب دی ہو یا کسی اور بشپ نے، یہ وہ سطریں ہیں جو میں آپ کو سنانے کے لیے اس بھجن سے لیتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ جب وہ ہندوستان کے اس مغربی ساحل کی طرف آ رہے تھے تو لاشعوری طور پر یہ سطر ان کے ہونٹوں یا قلم پر آ گئی 'جہاں ہر امکان خوشنما ہوتا ہے، تنہا آدمی بدبخت ہوتا ہے۔' شاعر اپنی تخلیق کے پنجروں میں کبھی قید نہیں ہو سکتے۔ شاعر ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں۔ ان کی باتوں میں ایسی معنویت ہے کہ انہیں اس بات کا بھی اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ کب بولتے ہیں یا لکھتے ہیں۔ مالابار میں، خوشبودار ہوائیں اس ہریالی سے آتی ہیں جو قدرت نے انسانوں کے لیے بنائی ہے لیکن چھوا چھوت کے اپنے فعل کے ذریعے اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی ہے اور اس طرح وہ گھناؤنے کام کرنے والا بدبخت بن گیا ہے۔

چین نے اپنے فوجیوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کا حکم دیا

بیجنگ ۔ یکم اکتوبر۔ ایم این این ۔ چونکہ چین کو بوڑھے شہریوں اور کم نوزائیدہ بچوں کی تعداد کے ساتھ آبادیاتی مخمصے کا سامنا ہے ، ملک کے رہنما شی جن پنگ نے فوجیوں اور ان کی شریک حیات کو ایک نیا حکم دیا ہے کہ وہ بچے پیدا کرنے میں ذمہ داری کی قیادت کریں ۔تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس اقدام کا مقصد نہ صرف ملک کی آبادی کو درپیش چیلنجز سے نمٹنا ہے بلکہ فوج کو تعلیم یافتہ شہری پیشہ ور افراد کے لیے کیریئر کا زیادہ پرکشش اختیار بنانا ہے ۔ 7 ستمبر کو ، چین کے کمیونسٹ رہنماؤں نے خاندانی منصوبہ بندی اور فوج سے متعلق ایک نئے ایگزیکٹو آرڈر کا اعلان کیا۔عجلت کو اجاگر کرتے ہوئے ، یہ حکم 10 ستمبر سے نافذ العمل ہوا۔ 33 آئٹم کے منصوبے کی مکمل تفصیلات ابھی منظر عام پر آنا باقی ہیں ، لیکن سرکاری میڈیا کا کہنا ہے کہ یہ پالیسی 'پیدائشوں ، مراعات ، متعلقہ خدمات میں ایڈجسٹمنٹ کو معیاری بنائے گی' اور بچے کی پیدائش سے لے کر بچوں کی دیکھ بھال تک 'ایک مکمل سلسلہ' بنائے گی۔مکمل۔' چین کے فوجی دستوں کے سرکاری اکاؤنٹس پر پوسٹس میں کہا گیا ہے کہ ان اقدامات میں نئے والدین کے لیے سالانہ پانچ دن کی چھٹی اور نئے اندراج شدہ افراد کے لیے سروس کے پہلے دو سالوں کے دوران اپنے اہل خانہ سے ملنے کا امکان شامل ہے ۔ایک پوسٹ میں ، جنان میں فوج کی 73 ویں کور گروپنگ میں خدمات انجام دینے والے ایک نوجوان سپاہی کے بارے میں کہا گیا تھا کہ کس طرح نئے اقدامات کے تحت فیملی رخصت دی گئی ہے اور اسے اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ تصویروں میں مسکراتے ہوئے دکھایا گیا ہے ۔ پانچ دن کی سالانہ چھٹی ان فوجیوں کے لیے ہے جن کے بچوں کی عمریں 3 سال سے کم ہیں ، پیر کو چین کی سٹریٹیجک سپورٹ فورس کے آفیشل ویبو اکاؤنٹ پر شائع ہونے والی ایک پوسٹ کے مطابق ، جو خلائی ، سائبر ، سیاسی اور الیکٹرانک جنگ کا انچارج ہے ۔اولاد پیدا کرنے کی ترغیبات چین نے 2016 میں اپنی سخت ایک بچہ پالیسی ختم کرنے کے بعد سے ، مرکزی اور مقامی دونوں حکومتوں نے گیئرز تبدیل کر دیے ہیں ۔انہوں نے جوڑوں کے لیے مزید بچے پیدا کرنے کی ترغیبات دینا شروع کیں جب پابندی کو دو بچوں تک بڑھایا گیا اور دوبارہ 2021 میں۔ کووڈ وبائی امراض کے درمیان ۔ جب چین نے جوڑوں کو تین بچے پیدا کرنے کی اجازت دی ۔ملک بھر کے صوبے اور شہر خاندانوں کو تین بچے پیدا کرنے کے لیے۔ بہت سی ترغیبات پیش کرتے ہیں ، جیسے کہ بچوں کے 3 سال کی عمر تک ماہانہ وظیفہ اور ایک بار کا انعام۔مشرقی چین میں ، ننگبو اور شنگھائی کے بندرگاہی شہروں سے زیادہ دور شاؤکسنگ میں ، تین بچوں والے جوڑوں کو گھر کی خریداری کے لیے 50,000 ڈالر تک کریڈٹ کی پیشکش کی جاتی ہے ۔تاہم اب تک چین کی آبادی کی سمت کو تبدیل کرنے کی کوششیں ناکام رہی ہیں ۔گزشتہ سال ، چین میں شرح پیدائش فی عورت 1.09 بچے رہ گئی ، جو کہ دنیا میں سب سے کم شرح پیدائش میں سے ایک ہے ۔اور 61 سالوں میں پہلی بار ، چین کی آبادی 2022 میں پیدائش سے زیادہ اموات کے ساتھ کم ہوئی ۔کمیونسٹ پارٹی کی خاندانی منصوبہ بندی کی پالیسیوں کے ماہر اسٹیون موشر نے وی او اے کو بتایا کہ فوج کے لیے نئے اقدامات اس بات کی علامت ہیں کہ 'چین مزید بچوں کے لیے بے چین ہو رہا ہے ۔' موشر کئی دہائیوں سے عوامی جمہوریہ چین کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں اور وہ پہلے امریکی سماجی سائنسدان تھے جنہیں 80-1979 میں پی آر سی میں تحقیق کرنے کی اجازت دی گئی ۔اب وہ پاپولیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں ، ایک ایسی تنظیم جو اسقاط حمل اور بچے کی پیدائش کو کنٹرول کرنے والے سرکاری پروگراموں کی مخالفت کرتی ہے ۔انہوں نے نوٹ کیا کہ نئے اقدامات اس حکم کے حصے کے طور پر سامنے آئے ہیں کہ کس طرح مسلح افواج کو آبادی اور منصوبہ بند پیدائش سے متعلق قوانین پر عمل درآمد کرنا چاہیے ، جس پر شی نے سنٹرل ملٹری کمیشن کے سربراہ کی حیثیت سے دستخط کیے تھے ۔

یونان میں چینی کمپنی ہواوے کی اثر انگیز مہم کا انکشاف

ایتھنز۔ یکم اکتوبر۔ ایم این این۔ نومبر 2020 میں منظر عام پر آنے والے پیغامات سے پتہ چلتا ہے کہ ہواوے کے ایگزیکٹوز یونانی حکومت کے مشیروں کے ساتھ ملاقات کے حوالے سے بات چیت میں مصروف تھے ۔ ان مشیروں کو قیمتی وسائل کے طور پر دیکھا جاتا تھا ، جس سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ ہواوے کو ایک دستاویز فراہم کرے گا جس میں یونان میں حکومتی معاہدوں اور ترجیحی منصوبوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہو ۔اپنے اسٹریٹجک نقطہ نظر کے ایک حصے کے طور پر ، ہواوے مینیجرز نے مشیروں کو مختلف تحائف پیش کرنے پر غور کیا ، جس میں Huawei Mate XSاسمارٹ فون ، کمپنی کی GT 2 سمارٹ واچ ، اور شراب بھی شامل ہے ۔ شرکاء کے درمیان رازداری پر زور دیا گیا ، ایک ہواوے مینیجر نے یہاں تک کہا کہ یونان کی ڈیجیٹل منسٹری کے نام پر گروپ چیٹ کے درمیان منصوبوں کو سختی سے خفیہ رکھا جانا تھا ۔ یہ تبادلہ 120 سے زیادہ پیغامات اور اندرونی ہواوے کمیونیکیشنز کے خلاصوں کا حصہ تھا جو کہ کمپنی کی تحقیقات کرنے والے یورپی حکومت کے لیے کام کرنے والے ایک شخص نے دی ٹائمز کو فراہم کی تھی ۔ مواد ، جس نے ان رابطوں کی شناخت سرکاری اہلکاروں کے طور پر کی ہے ، یہ ایک نادر نظر پیش کرتے ہیں کہ کس طرح ہواوے نے کمپنی کے لیے ایک چھوٹا لیکن اہم ملک یونان میں اعلیٰ عہدے پر فائز شخصیات کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی ، اور یونانی قوانین کی حدود کو آگے بڑھایا جو تحائف کو محدود کرتے ہیں ۔ مواصلات میں ، ہواوے کے ملازمین نے 2021 میں متحدہ عرب امارات میں ایک صنعتی کانفرنس کے دوران یونانی حکومت کے ایک سینئر وزیر اور ان کے بیٹے کو ٹکٹس فراہم کرنے ، پولیس اور امیگریشن حکام کو آلات فراہم کرنے اور یونانی ریگولیٹرز کے لیے ٹرانسپورٹیشن کے انتظامات پر تبادلہ خیال کیا ۔ پیغامات میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا تحائف بالآخر پہنچا دیے گئے تھے یا اگر ترجیحی منصوبوں کے لیے سودے پر دستخط کیے گئے تھے ۔ ہواوے ، جو کہ امریکہ اور چین کے درمیان تکنیکی سرد جنگ کے بیچ میں بیٹھا ہے ، پانچ سال سے زیادہ عرصے سے اس خوف کے بادل کے نیچے ہے کہ بیجنگ اپنی ٹیکنالوجی کو جاسوسی یا تخریب کاری کے لیے استعمال کر سکتا ہے ۔ کمپنی نے الزامات کی تردید کی ہے ۔امریکی حکومت نے ملک میں ہواوے کے آلات کے استعمال پر پابندی لگا دی ہے اور کمپنی کو بعض امریکی ٹیکنالوجی تک رسائی سے روک دیا ہے ۔ امریکی حکام نے چین سے باہر کمپنی کی سب سے بڑی مارکیٹ یورپ میں ہواوے کے گیئر پر پابندی لگانے کے لیے اتحادیوں کو بھی جارحانہ انداز میں لابنگ کی ہے ۔ یونان امریکی لابنگ مہم کی ملی جلی کامیابی کی ایک بہترین مثال ہے ۔

جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ و اجتماع خواتین منعقد ہوا

کانپور (سیف الاسلام) شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام اصلاح معاشرہ مہم کا ایک جلسہ بعنوان "اصلاح معاشرہ و اجتماع خواتین" قریش ہال قلی بازار میں زیر صدارت حافظ و قاری عبد القدوس ہادی قاضی شہر منعقد ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان جلسوں کے انعقاد کی ضرورت اس لئے پڑی کہ بحیثیت قاضی شہر ہمارے پاس روزانہ ازدواجی تنازعات کے معاملات ہمارے سامنے آتے ہیں ،لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے کر بیٹھتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر ہی لڑکی والے تھانے پہنچ جاتے ہیں اور تھانے میں جانے والی درخواست میں جھوٹی جھوٹی باتیں لکھوا دیتے ہیں ، جب مقدمہ شروع ہوتا ہے ، تو وہ جھوٹی باتیں سامنے آتی ہیں ایسے حالات میں رشتے بننے کے بجائے بگڑ جاتے ہیں ، ازدواجی معاملات میں اضافہ ہونے کی ایک وجہ موبائل بھی ہے پہلے شوہر بیوی میں کوئی بات ہوتی تھی تو وہیں پر ختم ہو جاتی تھی لیکن اب گھر میں کوئی بات ہوتی ہے تو فوراً لڑکی اس کی شکایت اپنے گھر والوں سے کرتی ہے ، اس سے معاملے مزید بڑھ جاتے ہیں اور بگڑ بھی جاتے ہیں قاضی شہر نے کہا کہ لڑکیاں اپنی سسرال کی باتیں اپنے گھر والوں کو نہ بتائیں ، کوئی معاملہ ہو تو خود پیار و محبت کے ساتھ حل کر لیں اپنے ازدواجی زندگی کو بگڑنے نہیں دیں انہوں نے والدین سے کہا کہ صرف اپنے بیٹے یا بیٹی کی شکایت پر ایک طرفہ رد عمل ظاہر نہ کریں بلکہ دونوں کی بات سن کر انصاف کا فیصلہ کریں ، اپنے معاملات تھانہ کچہری نہ لے جا کر شہر کے دار القضاء میں لے جائیں ۔جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی مولانا خلیل احمد مظاہری نے کہا کہ مردوں کو تو کہیں نہ کہیں سے دین کی معلومات ملتی رہتی ہے لیکن خواتین جو گھروں میں رہتی ہیں انہیں دین کی معلومات حاصل کرنے میں کمی دقت ہوتی ہے ، انہوں نے کہا کہ صحابیات دین کی معلومات آپؐ سے حاصل کرتی تھیں ، اسی طرح خواتین اپنے مردوں سے مطالبہ کریں کہ وہ انہیں جب وہ جمعہ میں علماء کرام کی تقریر سنیں تو اس کو آکر گھر میں بتائیں اگر ایسا جذبہ پیدا ہو گا تو حالات بدلیں گے انہوں نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک صحابیہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مرد تو آپ سے دین کی معلومات کر لیتے ہیں لیکن ہم کو دین کی باتیں کون سکھائے گا ، ان صحابیہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کا آپؐ خواتین اور مردوں خواتین کے سبھی کے نبیؐ ہیں لیکن ہم نیکیوں میں مردوں کی برابری نہیں کر پاتے کیونکہ ہم لوگ گھر میں بچوں کی پرورش کرتے ہیں مرد جمعہ میں شامل ہوتے ہیں ، نماز شامل ہوتے ہیں جنازے کی نماز میں شامل ہوتے ہیں ، جہاد میں شریک ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں گھروں میں رہ کر مردوں کی عزت اور گھروں کی حفاظت اور بچوں کی پرورش کرتی ہیں ان کو گھروں میں رہتے ہوئے ہی مردوں کی ان نیکیوں کے برابر اجر و ثواب ملے گا جو مردوں کو جہاد وغیرہ میں ملتا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت گھر میں عبادت کرے اپنی عفت و عزت کی حفاظت کرے شوہر کی اطاعت کرے وہ عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو سکتی ہے ، مولانا نے کہا کہ ہر قیمتی چیز کو چھپا کر رکھا جاتا ہے ، سب سے زیادہ اللہ کی قریب وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے گھر کے سب سے محفوظ مقام پر ہوتی ہے ، اللہ کے رسول نے پردے کے ساتھ ساتھ عورت کو چلنے پھرنے لباس پہننے کے بھی اصول بتائے ہیں آپ نے فرمایا کہ جہنم میں عورتوں کا ایک گروہ ایسی عورتوں ہو گا جو کپڑے پہن کر بھی برہنہ لگتی ہوں گی ان کو جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہو گی انہوں نے کہا کہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو صحیح تربیت دیں اور اپنے بیٹوں کو جہیز کی لالچ سے دور رہنے کی ترغیب دیں جلسے کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سمیع اللہ قاسمی نے کہا کہ ان جلسوں کے انعقاد کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم جو باتیں سنیں اس پر عمل بھی کریں ، نیت کا دار و مدار عمل پر ہے مولانا نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اے فاطمہؓ یہ نہ سمجھنا کہ تم میری بیٹی ہو حشر میں معاملہ عمل پر ہو گا ، یاد رکھو ہمارے اعمال اللہ تعالی دیکھ رہا ہے کو قرآن میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کی کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اگر ہم نے اپنے اولاد کو صحیح تعلیم نہیں دی تو دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں گی ۔اصلاح معاشرہ کمیٹی کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی نے ان جلسوں کے انعقاد کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مرد تو کسی نہ کسی طرح علماء کی قربت سے دین کی معلومات حاصل کر لیتے ہیں لیکن خواتین تک دین کی معلومات نہیں پہنچ پاتی ہیں اس لئے قاضی شہر صاحب کی کوشش یہ ہے کہ خواتین تک دین کی معلومات پہنچے کیونکہ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے اس لئے خواتین کو دین کی معلومات پہنچائی جا رہی ہیں تاکہ بچپن سے ہی بچوں کی تربیت ہو اور ہماری نئی نسل صالح ، دین سے روشناس اور وابستہ ہو انہوں نے کہا کہ بے پردگی ہمارے اندر سرایت کر گئی ہے اگر اسے نہ روکا گیا تو ایک نہ ایک دن والدین کو شرمندگی کا سامنا ضرور کرنا پڑے گا اس لئے گھروں میں غیر محرم لوگوں سے خلط ملط سے پرہیز کریں ، جلسے کا آغاز قاری محمد غزالی خان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا نعت عزیزم ارباز نے پیش کی نظامت کے فرائض حافظ شمیم احمد اشاعتی اور مفتی خالد عمر قاسمی نے کی ، اجتماع میں بڑی تعداد میں دور دور سے آئی خواتین کے علاوہ محلہ کے مرد حضرات نے بھی حصہ لیا ۔

جلگاؤں کے علاقہ تانبہ پورا میں شاہ اولیاء مسجد ٹرسٹ عظیم الشان جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزک و احتشام سے نکالا گیا

جلگاؤں (سعید پٹیل) جمعہ کے روز یہاں کے کثیر مسلم آبادی والے علاقہ تانبہ پورا کی شاہ اولیاء مسجد ٹرسٹ کی جانب سے صبح نو بجے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلوس نکالا گیا ۔جس میں ہزاروں شہریان نے شرکت کر کے اس جشن کو تزک و احتشام کے ساتھ منایا اور ساری دنیا کو بھائی چارگی اور اخوت و مساوات کا پیغام دیا ۔گنیش اتسو وسرجن کے پیش نظر جلوس کو ایک دن کے لیئے ملتوی کرنے کا فیصلہ قابل ستائش ہے ۔معاون ایس ۔پی ۔چندرکانت گولی ، ایم آئی ۔ڈی ۔سی ۔پولیس اسٹیشن کے انچارج جے پال ہیرے ان افسران نے جلوس کو ہری جھنڈی دیکھا کر آغاز کیا ۔مولانا سلیم براکاتی ، مولانا زبیر عالم کی قیادت میں نکلے اس پر نور جلوس کی نگرانی و سرپرستی حنیف شاہ باپو نے فرمائی ۔اس جلوس میں تانبہ پورا علاقہ سمیت شہر کے مختلف مقامات کے برادران اسلام نے شرکت کیں ۔قومی یکجہتی کا پیغام دیتے ہوئے جلوس نے بلال مسجد چوک کے راستے سے مہادیو مندر کے پاس سنیل مہاجن ، کندن پاٹل وغیرہ نے گلہا عقیدت دے کر جلوس کا پر جوش استقبال کیا ۔اسی طرح یکہ رتھ پر سوار جلوس کے قائد مذہبی رہنماؤں سے شرکا جلوس اپنے چھوٹے بچوں پر دم کروا رہے تھے ۔اس لیئے صحیح معنوں میں جلوس میں یکجہتی دیکھنے کو مل رہی تھی ۔نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا ، مرحبا رحمت العالمین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، نعرہ رسالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند صداؤں سے تانبہ پورا کا علاقہ گونج اٹھا تھا ۔جلوس عید میلاد صلی اللہ علیہ وسلم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیئے توفیق شریف شاہ ، ندیم عطاری ، حنیف عطاری ، شکیل مدنی ، اویس مدنی ، فاروق مدنی ، مختار شاہ باپو ، آصف شاہ باپو ، وغیرہ نوجوانوں نے محنت کیں ۔اسی طرح علاقہ و حلقہ میں سماجی خدمات انجام دینے والے وسیم باپو ، وقار خان ، اسلم کاکر ، عبد الباسط ، لقمان شیخ ، اسماعیل خان ، عمران خان ، احمد خان ، شفیع شیخ ، عیسیٰ شیخ وغیرہ حضرات موجود تھے ۔

100 ڈونرز نے خون کا عطیہ دے کر جشن عید میلاد النبی منایا

جن ستیہ گرہ تنظیم کا بلڈ ڈونیشن کیمپ کامیاب

اکولہ : (ڈاکٹر محمد ذاکر نعمانی) اکولہ شہر کی جن ستیہ گرہ ایک بہت بڑی سماجی تنظیم ہے ۔جو سماج کے مختلف مسائل پر سماج کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی نظر آتی ہے ۔جن ستیہ گرہ صحت کے شعبے میں کام کرتی نظر آتی ہے ۔جن ستیہ گرہ تنظیم کی جانب سے ہر سال کی طرح امسال بھی عید میلاد النبی کے موقع پر خون کا عطیہ کیمپ منعقد کیا تھا ۔یہ بلڈ ڈونیشن کیمپ شہر کے گاندھی روڈ اور مالی پورا علاقے میں منعقد کیا گیا تھا مالی پور کے پرفیکٹ ٹول میں 100 لوگوں نے خون کا عطیہ کیا اس کیمپ میں خون کے عطیہ دہندگان کو بلڈ گروپ چیک اپ بھی کرایا گیا کیا گیا ۔اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں تنظیم کے صدر آصف احمد خان ، اعجاز احمد قریشی ، شیخ آصف ، محمد عمر فاروق ، محمد شکیل ، شیخ جاوید کنٹریکٹر ، شیخ احمد ، آصف خان ، انظر احمد خان ، امین الرحمان ، محمد شاہد ، عارف خان ، عادل الرحمان ، ساجد خان ، محمد زکریا خان ، محمد عزیر ، محمد یحییٰ خان وغیرہ نے بلڈ ڈونیشن کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے انتھک کوشش کیں ۔

یادوں کی بارات کی گولڈن جوبلی تقریب ملیا بوائز ہائی اسکول 1973 بیچ کے ساتھ مل کر منائی گئی

بیڑ (نمائندہ) ملیہ بوائز ہائی اسکول 1973 بیچ نے آج یکم اکتوبر 2023 کو گولڈن جوبلی یادوں کی بارات کے طور پر گیٹ ٹو گیدر کا اہتمام کیا اور 50 سال قبل 10 ویں پاس کرنے والے تقریباً 30 طلباء اور ان کے اساتذہ کمال الدین فاروقی سابقہ صدر مدرس اور عبد الہادی سر اس پروگرام میں موجود تھے ۔چیف گیسٹ سابق ایم ایل اے ایڈوکیٹ سراج الدین دیش مکھ اور دیگر مہمان میں ڈاکٹر صدیقی عرفان سعد اللہ صدر مدرس ملیہ گرلس اسکول کی موجودگی رہی ۔سابق پرنسپل ملیہ بائیز ہائی سکول جناب کمال الدین فاروقی سر کی صدارت میں گولڈن جوبلی پروگرام یادوں کی بارات کا انعقاد ملیہ کی پرانی عمارت کے ہال میں کیا گیا ۔یہ پروگرام سابقہ ڈپٹی کلکٹر شیخ روح اللہ اور پرنسپل کے ایس کے فزیکل ایجوکیشن کالج ڈاکٹر پرویز خان یوسف زئی نے منعقد کیا تھا ۔ جس میں قریب 197330 بیچ کے طلبہ موجود تھے ۔شرکاء کے ٹھہرانے کا بھی نظم رکھا گیا تھا ۔پروگرام کا آغاز غلام ثاقب نے تلاوت کلام پاک سے کیا ۔بعد میں انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نعت پیش کی ۔تمام اساتذہ کو تہنیت اور تہنیت پیش کرنے کے بعد مرحوم اساتذہ اور ہم درس ساتھیوں کو دعائیہ خراج پیش کیا گیا ۔پھر تمام حاضر سابقہ طالبات نے اپنا تعارف اور نیک خواہشات کا اظہار کیا ۔ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر سید اعجاز علی نے اظہار تشکر کرتے ہوئے پروگرام کا اختتام کیا ۔اس موقع پر ملیہ گرلز سکول کے پرنسپل ڈاکٹر عرفان سعد اللہ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے پر اور شیخ عبد الرحیم محی الدین عرف غلام ثاقب پر عالمی شہرت یافتہ ادیب سلطان اختر شولاپور کے ذریعے کتاب لکھنے پر ان کو خصوصی اعزازیہ پیش کیا گیا ۔ملیہ بوائز اسکول 1973 بیچ کے طلبا ڈاکٹر پرویز خان یوسف زئی ، شیخ روح اللہ ، سید اعجاز علی ، انجینئر عبد الستار خان ، اصغر زماں ، سید عبد الخالق ، عبد الحمید تحصیلدار ، مشتاق صاحب پرلی ، عارف سید ، قاضی عظیم ، عمر خان ، عباس بھائی ، عبد الغفار حبیب صدیقی ، حمید صاحب ، الیاس صاحب کنڈکٹر ، خلیل صاحب ، سید مجیب سر ، ناصر چاؤس نیئر خان شاہد سلیم شیخ رحیم ، ظہیر بھائی ، محمد سراج الدین ، سید بشیر ، امان اللہ خان ، عبد الہادی ، فارس بن جد ، فہیم الدین صدیقی ، اساتذہ میں کمال الدین فاروقی سر اور سید عبد الہادی سر نے اور مہمانان میں ایڈوکیٹ سراج الدین دیشمکھ ، ڈاکٹر عرفان سعد اللہ ، شیخ عبد الرحیم (غلام ثاقب) ، سیف علی ولد یوسف علی سر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔منیب خان ، سلیم سر ، زبیر صغیر بھائی اور دیگر حلقہ احباب نے پروگرام کو ۔کامیاب بنانے کی بھرپور کوشش کی ۔

پاکستان میں ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 20 ی کلو کے اضافے کا نوٹیفکیشن جاری

گھریلو سلنڈر کی قیمت 3079 پاکستانی روپے کو چھو گئی

اسلام آباد ۔یکم اکتوبر۔ ایم این این ۔بڑھتی ہوئی مہنگائی میں پہلے سے ہی دبے ہوئے لوگوں کو ایک اور دھچکا لگاتے ہوئے ، پاکستان کی آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے مائع پٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمتوں میں 20.86 روپے فی کلو اضافہ کر دیا ۔اوگرا کے حوالے سے اے آر وائی نیوز نے اطلاع دی ہے کہ مائع پیٹرولیم گیس (ایل پی جی) کی قیمت میں 20.86 روپے فی کلو اضافہ کیا گیا ہے جس کے بعد ایل جی پی کی قیمت 260.98 روپے فی کلو گرام مقرر کی گئی ہے ۔مزید برآں ، گھریلو سلنڈر کی قیمت میں 246.15 پاکستانی روپے کا اضافہ کیا گیا اور اس کی نئی قیمتیں 3,079.64 پاکستانی روپے مقرر کی گئیں ۔ پاکستان پر مبنی میڈیا آؤٹ لیٹ نے رپورٹ کیا کہ روس نے پاکستان کو 100,000 میٹرک ٹن مائع پٹرولیم گیس (ایل پی جی) فراہم کی ہے ۔ایل پی جی بیچ ایران کے سرخ کے خصوصی اقتصادی زون کے ذریعے پاکستان میں داخل ہوئی ۔رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ پاکستان اور روس ایل پی جی کی دوسری کھیپ کے لیے بات چیت کر رہے ہیں ۔اگست میں ، پاکستان نے عارضی طور پر روسی خام تیل کی درآمد روک دی ، کیونکہ ریفائننگ کے عمل سے پیٹرول سے زیادہ فرنس آئل حاصل ہوا ، اور روس کے ساتھ 'رعایتی نرخوں' پر تیل کی درآمد کے لیے طویل مدتی معاہدے کے لیے انتظامات کیے گئے ۔ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق ، عبوری حکومت کی جانب سے بالترتیب قیمتوں میں 26.02 روپے اور 17.34 روپے فی لیٹر اضافے کے بعد پاکستان میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں ریکارڈ بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں ۔اس سے قبل اگست کے مہینے میں گیس کی قیمتوں میں بالترتیب 32.41 پاکستانی روپے اور 38.49 پاکستانی روپے فی لیٹر اضافہ کیا گیا تھا ۔ اب ، مشترکہ اضافہ ایک ماہ میں 58.43 پاکستانی روپے اور 55.83 پاکستانی روپے فی لیٹر ہو جاتا ہے ۔ پاکستانی نیوز ڈیلی نے رپورٹ کیا کہ پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ اگست کے مہینے میں مہنگائی کی شرح میں 27.4 فیصد اضافے کی وجہ سے ہوا ۔قیمت میں اضافے سے پیٹرول کی قیمت 333.38 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمت 329.18 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے ۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ پاکستان کی وزارت خزانہ نے پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا ۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ پاکستان میں نقدی کی کمی کا شکار حکومت اب پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کر کے اپنے شہریوں کی جیبوں میں بڑے سوراخ کر رہی ہے ۔دریں اثنا ، پاکستان کی افراط زر اگست میں ہدف سے زیادہ 27.4 فیصد پر رہی کیونکہ آئی ایم ایف سے قرضہ حاصل کرنے کے لیے بیان کردہ اصلاحات نے قیمتوں کے دباؤ پر قابو پانا مزید مشکل بنا دیا ۔بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے 3 بلین امریکی ڈالر کے قرض کے پروگرام کی وجہ سے جولائی میں خود مختار قرضوں کے ڈیفالٹ سے بچنے کے بعد ، پاکستان نگراں انتظامیہ کے تحت معاشی بحالی کی مشکل سڑک پر ہے ۔بیل آؤٹ سے متعلق اصلاحات ، جیسے کہ درآمدی حدود کو ڈھیلا کرنا اور سبسڈیز کو ہٹانے کا مطالبہ ، پہلے ہی سالانہ افراط زر کو ہوا دے چکے ہیں ، جو مئی میں بڑھ کر ریکارڈ 38.0 فیصد تک پہنچ گئی ۔اس کے علاوہ ، شرح سود میں اضافہ کیا گیا ، اور روپیہ ریکارڈ کم ترین سطح پر گر گیا ۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق ، گزشتہ ماہ کرنسی میں 6.2 فیصد کمی واقع ہوئی ۔ پاکستان کے محکمہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق ، جولائی کی 28.3 فیصد کی شرح سے معمولی کمی کے باوجود ، خوراک کی افراط زر کی شرح اگست میں 38.5 فیصد پر بلند رہی ۔

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنس نئے بحران کا شکار

اسلام آباد ۔یکم اکتوبر۔ایم این این ۔ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (PIA) کی فلائٹ سروسز میں خلل پڑ گیا جب پانچ بوئنگ 777 طیاروں کو گراؤنڈ کر دیا گیا کیونکہ ان میں انجن نہیں تھے ۔ اے آر وائی نیوز نے ہفتے کے روز اطلاع دی جس میں مزید کہا گیا ہے کہ بیڑے میں دو مستقل طور پر گراؤنڈ کیے گئے طیارے شامل تھے ۔اے آر وائی نیوز کے مطابق اس وقت 12 میں سے کل 7 طیارے آپریشنل ہیں جبکہ ایک اور جدہ میں ناکارہ پڑا ہے ۔ قومی ایئر لائن کو اپنے طیاروں کی دیکھ بھال کے لیے 60 ملین ڈالر کی ضرورت ہے ۔اے آر وائی نیوز کی خبر کے مطابق ، پاکستان کے نگراں وزیر اعظم انوار الحق کاکڑ نے اپنے وزیر برائے نجکاری فواد حسن فواد سے کہا ہے کہ وہ پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کی نجکاری کے عمل کو تیز کریں ۔ اسلام آباد میں پی آئی اے کی نجکاری کے عمل کا جائزہ لینے کے لیے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ، انہوں نے متعلقہ اسٹیک ہولڈرز پر زور دیا کہ وہ بین الاقوامی معیار کے مطابق قومی فلیگ کیریئر کے معیار کو بلند کرنے کو مد نظر رکھتے ہوئے اس عمل کو تیز کریں ۔کاکڑ نے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کو ہدایت کی کہ وہ اس نجکاری سے متعلق معاملات کا فوری حل تلاش کریں ۔ ملاقات کے دوران قائم مقام وزیر اعظم کو پی آئی اے کی نجکاری کے عمل کی پیشرفت پر بریفنگ دی گئی ۔ انہوں نے فواد حسن فواد کو بھی اپنی ٹیم میں خوش آمدید کہا ۔قبل ازیں ، ایک بڑے مالی بحران کے درمیان ، پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) نے کئی ملکی اور بین الاقوامی پروازیں منسوخ کر دیں ۔قومی ایئر لائن کی جانب سے پاکستان اسٹیٹ آئل کو ایندھن کی فراہمی کے لیے ادائیگی کرنے میں ناکامی کے بعد کراچی ایئر پورٹ سے اڑان بھرنے والی پروازیں منسوخ کر دی گئیں ۔ پاکستان میں مقیم میڈیا آؤٹ لیٹ نے اطلاع دی ہے کہ منسوخ ہونے والی پروازوں میں کراچی-تربت ، کراچی-گوادر ، کراچی-کوئٹہ ، کراچی-سکھر اور کراچی-ملتان شامل ہیں ۔اس سے قبل ، پی آئی اے نے اپنے 13 لیز پر لیے گئے طیاروں میں سے پانچ کو گراؤنڈ کر دیا تھا جس میں مزید چار اضافی طیاروں کے زیر التواء واجبات کی وجہ سے گراؤنڈ کیے جا سکتے تھے ۔تاہم ، پی آئی اے نے پاکستانی روپے 22.9 بلین کے ہنگامی بیل آؤٹ کے لیے کہا جسے پھر اقتصادی رابطہ کمیٹی نے مسترد کر دیا ۔مزید برآں ، ای سی سی نے پی آئی اے کی جانب سے ماہانہ 1.3 بلین روپے کی ادائیگیوں کو موخر کرنے کی درخواست کو بھی مسترد کر دیا ۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق ، جولائی میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے 2 ارب روپے سے زائد ٹیکس کی عدم ادائیگی کی بنیاد پر قومی کیریئر کا اکاؤنٹ منجمد کر دیا تھا ۔گزشتہ سال جنوری میں ، ایف بی آر نے پی آئی اے کے 53 بینک اکاؤنٹس کو 26 ارب روپے کے ٹیکس کے نادہندہ ہونے کے بعد منجمد کر دیا تھا ۔تاہم پی آئی اے کی جانب سے ٹیکسوں کی جلد از جلد منظوری کی یقین دہانی کے بعد ان بینک اکاؤنٹس کو بحال کر دیا گیا ۔

حسیب صدیقی کا خدماتی دور بے داغ رہا ہے : حافظ ایاز احمد

کلرک حسیب احمد صدیقی کے ریٹائرمنٹ پر الوداعی تقریب منعقد

بارہ بنکی (ابوشمہ انصاری) گزشتہ دنوں بارہ بنکی دار العلوم پیر بٹاون کے کلرک حسیب احمد صدیقی کے ریٹائرمنٹ پر ایک الوداعی تقریب کا انعقاد ہوا ۔حسیب احمد صدیقی غیر تدریسی ملازمین ایسوسی ایشن مدارس عربیہ اتر پردیش کے صوبائی صدر و راجیہ کرمچاری سنگھ پریشد بارہ بنکی کے ضلع صدر کے عہدے پر بھی فائز تھے ۔اس تقریب میں مہمان خصوصی ضلع اقلیتی فلاح و بہبود افسر بالیند و کمار دویدی نے شرکت کر کے اپنے بیان میں کہا کہ حسیب احمد صدیقی نے جس توانائی ، جس ایمانداری اور جس لگن کے ساتھ ہم سے وابستہ ہو کر کام کرتے رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں وہ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی اسی طرح ہمارا ساتھ دیتے رہیں گے ۔آپ کے 38 سالوں کا بہترین تجربہ ہمارے کام آسکتا ہے ۔انہوں نے کہا کہ مدرسہ کے بہت سے مدرسین کی کچھ دقتیں اور پریشانیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا تصفیہ نہ ضلعی سطح پر ہوتا ہے اور نہ صوبائی سطح پر ۔لیکن جب ہم لوگ آپس میں بیٹھ کر بات اور مشورہ کرتے ہیں تو ان پریشانیوں کا حل آسانی سے نکل آیا کرتا ہے ۔میں یہاں کی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔اور میں بہت خوش قسمت ہوں جو آج حسیب صاحب کی وداعی تقریب میں شریک ہونے کا مجھے شرف حاصل ہو رہا ہے ۔تقریب میں شریک حافظ ایاز احمد مدنی نے کہا کہ حسیب صدیقی صاحب کا خدماتی دور بہت بے داغ رہا ہے ۔ان کی تقرری 16 مارچ 1986 کو ہوئی تھی اور ریٹائرمنٹ 30 ستمبر کو ہوا ہے ۔اکثر دیکھنے اور سننے کو ملتا ہے کہ استاد نے کسی بچے کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا ، ان کے ساتھ انصاف نہیں کیا ، ان کی حق تلفی کی ، وقت پر مدرسہ نہیں پہونچے ، اور وقت سے پہلے مدرسہ سے نکل جاتے ہیں ۔ایسے اساتذہ کے ریٹائرمنٹ پر ان کے لئے کوئی تقریب نہیں ہوتی نہ ہی ان کو الوداعیہ دیا جاتا ہے ۔اور جو استاد لگن ، محنت اور بڑی ذمہ داری سے کام کرتا ہے ۔اس کے ریٹائرمنٹ پر مدرسہ کی کمیٹی اور اساتذہ اس کی گلپوشی کر کے شاندار الوداعیہ دیتے ہیں ۔اسے یہ احساس دلاتے ہیں کہ آپ نے بہترین انداز میں ہمارے مدرسہ میں خدمات انجام دی ہیں آپ کے جانے سے ہمیں افسوس ہو رہا ہے ۔کچھ اساتذہ کبھی کمیٹی کا قریبی ہونے کا بھی ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں انہیں اپنی آخرت کی فکر نہیں ہوتی ۔جس استاد کا کمیٹی سے قرب اور لگاؤ زیادہ ہوتا ہے وہ میدان عمل سے اتنا ہی دور رہتا ہے ۔ اس لئے حسیب احمد صدیقی صاحب ، انوار انصاری صاحب اور محمد سلیم صاحب آپ سب بہت خوش قسمت ہیں کہ آج آپ لوگوں کو ضلع اقلیتی فلاح و بہبود افسر کی موجودگی میں الوداعیہ دیا جا رہا ہے ۔میں بھی آپ سبھی کو مبارکباد دیتا ہوں ۔اس تقریب میں مفتی محمد الیاس پرنسپل دار العلوم پیر بٹاون ، محمد انوار انصاری ضلع صدر غیر تدریسی ملازمین ایسوسی ایشن ، مولانا فہیم مینیجر مدرسہ سالاریہ سترکھ ، مولانا واجد صدیقی پرنسپل مصباح العلوم دیوئ ، مولانا اصغر علی ندوی پرنسپل معین الاسلام سنڈھیا مئو ، اسرائیل قریشی ضلع صدر ٹیچرس ایسوسی ایشن مدارس عربیہ بارہ بنکی ، خورشید عالم صوبائی سکریٹری ، سرور علی ضلع سکریٹری ، محمد ابوذر غفاری مینیجر ، محمد عمران ، وقار احمد ، محمد اسلم ، تاج محمد ، محمد اشرف ، محمد سلیم ، محمد عمر ، شاذی فاطمہ ، نصرت فاطمہ ، عبد الرحیم ، ابوزبیر ، شمع رسول ، محمد اشتیاق ، محمد عقیل ، صالحہ خاتون اور سکینہ بانو کی شرکت قابل ذکر ہے ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار ، ناندیڑ
پروپرائٹر : محمد انیس : Mob: 9860871766

پاکستان میں ریلوے پل گرنے سے لاہور اور فیصل آباد کے درمیان ٹرین سروس عارضی طور پر معطل

لاہور ۔یکم اکتوبر ۔ایم این این ۔ پاکستان میں ریلوے حکام نے شاہدرہ کے قریب ریلوے پل کے گرنے کے بعد لاہور اور فیصل آباد کے درمیان ٹرین سروس کو عارضی طور پر معطل کر دیا ہے ۔مقامی میڈیا کی خبروں کے مطابق ستون گرنے سے لاہور اور فیصل آباد کے درمیان ریلوے ٹریک 72 گھنٹے کے لیے بند ہے ۔ متاثر ہونے والی ٹرینوں میں لاہور سے فیصل آباد ماروی ایکسپریس ، بدر ایکسپریس اور غوری ایکسپریس شامل ہیں ۔ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ کراچی سے لاہور جانے والی قراقرم ایکسپریس کو ساہیوال کے راستے ری روٹ کر دیا گیا ہے ۔ اے آر وائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق ، شالیمار ایکسپریس اور میانوالی ایکسپریس کے روٹس میں بھی ایسی ہی تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔پی آر کے ترجمان نے کہا" ریلوے ڈویژنل آفیسر (سی او لاہور) اور ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور ، دیگر کے علاوہ ، جائے وقوعہ پر موجود ہیں ، پل کی بحالی میں تیزی لانے کے لیے انتھک محنت کر رہے ہیں ۔امید ہے کہ 72 گھنٹوں کے اندر پل پر معمول کی ٹریفک دوبارہ شروع ہو جائے گی ۔ اے آر وائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق ، اس عرصے کے دوران ، ٹرینوں کو مین لائن کے ذریعے روٹ کیا جا رہا ہے اور ایبٹ آباد کے راستے کارخ کیا جا رہا ہے ۔گزشتہ ہفتے ، پاکستان ریلوے نے پنجاب کے شیخوپورہ میں دو ٹرینوں کے تصادم کے دوران متعدد افراد کے زخمی ہونے کی میڈیا رپورٹس کی تردید کی ۔

انتباہ : قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں ۔اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے ۔(ادارہ)

ناندیڑ میں جلوس میلادالنبی ﷺ کا عظیم الشان انعقاد

ہزاروں عاشقان رسول ﷺ کی شرکت

ناندیڑ: یکم اکتوبر (راست) جشن عید میلادالنبی ﷺ کے ضمن میں شہر میں مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے یکم اکتوبر بروز اتوار کو جلوس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ جلوس علمائے اہل سنت کی قیادت میں نکلا۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی، جن کے ہاتھوں میں جھنڈے لہرا رہے تھے۔ جلوس میں شرکت کرنے والوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام، نعت شریف، صلاۃ وسلام پڑھا اور اور مذہبی نعرے لگاتے ہوئے سبھی بچے، جوان، بوڑھے جھوم اُٹھے۔ مذکورہ جلوس نظامی کالونی سے 9:45 بجے نکل کر شری نگر، آئی ٹی آئی، شیواجی نگر، نئی آبادی، کلامندر، ایس پی آفس، شیواجی پتلہ، سرکاری اسپتال، گاندھی پتلہ، مہاویر چوک، گردوارہ چوک، قدیم مونڈھا، ایم جی روڈ، محمد علی روڈ سے ہوتے ہوئے مستان شاہ ولی درگاہ میلاد گراؤنڈ پر جلسہ میں تبدیل ہوگیا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا تراب الدین رضوی، حضرت مفتی مرتضٰی مصباحی، حضرت مولانا عبدالعظیم رضوی، حضرت مولانا جنید وغیرہ کے بیانات ہوئے۔ اس موقع پر دیگر علماء کرام و پیران عظام بھی موجود تھے۔ علماء کرام کے بیانات کے بعد ظہر کی باجماعت نماز ادا کی گئی، جس کی امامت مولانا صادق رضوی نے فرمائی۔ بعد نماز حضرت مولانا تراب الدین رضوی نے پوری دنیا اور ملک میں امن وامان اور محبت واتحاد کی برقراری کی دعا فرمائی اور مسلمانوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اس موقع پر مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کے صدر محمد رفیق و سیکریٹری ایڈوکیٹ ایوب الدین جاگیردار نے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے جلوس کے ضمن میں کی گئی صاف صفائی اور پولیس وضلع انتظامیہ کی جانب سے کیے گئے معقول بندوبست وتعاون کے علاوہ مختلف تنظیموں کی جانب سے شہر کے مختلف مقامات پر پانی، شربت، مٹھائی تقسیم کیے جانے پر تمام کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں شرکاء کے لیے کمیٹی کی جانب سے نیاز (لنگر) کا نظم کیا گیا تھا۔ جلوس کو کامیاب بنانے میں مرکزی میلاد کمیٹی کے ذمہ داران وارکان حاجی احمد نوی والا، صوفی علی بابا، احمد خان، شیر خان، داؤد خان، عبدالجبار رضوی، شیخ پاشاہ، جاوید خان، عبدالعظیم سیٹھ، شیخ دستگیر، عبدالعزیز، واجد بھائی، مرزا شکیل وغیرہ نے کافی کوشش کی۔ واضح رہے کہ اس جلوس میں صوتی آلودگی نہ ہو اس کے لیے مرکزی میلاد کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے جلوس میں ڈی جے پر پابندی ہر سال کی طرح امسال بھی عائد کی گئی تھی، اسی طرح شہر میں بغیر سائلینسر کی ٹووہیلر گاڑیوں پر بھی کمیٹی نے پابندی عائد کی گئی تھی۔ جلوس میں امن وامان اور نظم ونسق کی برقراری اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل آوری کرتے ہوئے تمام مسلم برادران جلوس میں مائیک پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، صلوۃ وسلام، نعت شریف کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے جلوس میں حصہ لے کر تمام برادران سے تعاون کرنے اور جلوس میں ڈی جے نہ لانے اور شہر میں بغیر سائلنسر کی ٹووہیلر گاڑی پر نہ گھومنے کی اپیل کی گئی تھی۔ جس پر عمل کرتے ہوئے مسلمانان ناندیڑ نے جلوس کو رونق بخشی اور اس طرح جلوس محمدیؐ اپنے اختتام کو پہنچا۔

'ایک تاریخ ایک گھنٹہ' مہم کے تحت

پولیس کی پہل پر ناندیڑ کے قلعہ میں نوجوانوں کی مدد سے صفائی

ناندیڑ: یکم اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) ضلع کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سری کرشنا کوکاٹے نے اپیل کی تھی کہ صفائی ایک خدمت ہے اور ہمیں اپنی ذمہ داری اور فرض کو سمجھنا چاہیے کہ ضلع میں تاریخی اور مذہبی ورثے کے مقامات کی صفائی کریں۔ مہاتما گاندھی جینتی کے موقع پر حکومت کے 'صفائی ہی سیوا' اور 'ایک تاریخ ایک گھنٹہ' مشن کے تحت، نندا گیری قلعہ اور اس کے اطراف میں 300 نوجوانوں کی مدد سے صفائی مہم چلائی گئی۔ اس موقع پر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، پولس سب ڈویژنل آفیسر سورج گورو، ضلع انفارمیشن آفیسر ونود راپٹوار، ایکناتھ پاٹل اکیڈمی کے نوجوان، کلیدار، صحافی وغیرہ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر سورج گورو کی پہل پر، نندا گیری قلعہ کو صاف کرنے کی مہم گزشتہ کئی دنوں سے جاری ہے اور نوجوانوں کی طرف سے دیا جانے والا تعاون قابل تعریف ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کے 350 ویں سال کے موقع پر ریاستی حکومت نے ریاست کے قلعوں کو صاف کرنے کی اپیل کی۔ اسی مناسبت سے گزشتہ کچھ مہینوں سے محکمہ پولیس کی پہل پر نندا گیری قلعہ اور اس کے اطراف کی صفائی مہم جاری ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے شروع کی گئی صفائی مہم کی اہمیت بیان کی۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر سورج گورو نے نندا گیری قلعہ کی صفائی مہم کے بارے میں معلومات دی۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ انفارمیشن آفیسر ونود راپٹوار نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ صفائی سیوا، ایک تاریخ ایک گھنٹہ مشن کے تحت ناندیڑ ضلع میں مختلف مقامات پر صفائی مہم کا انعقاد کیا گیا۔ 2 اکتوبر کو بابائے قوم مہاتما گاندھی کے یوم پیدائش کے موقع پر سوچھ بھارت دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس سال 15 ستمبر سے 2 اکتوبر تک صفائی بھارت دن کی مناسبت سے، صفائی ایک خدمت کی پہل ہے جسے سوچھ بھارت مشن کے ساتھ مل کر چلایا جا رہا ہے۔

آج قلعوں کے مقام پر صفائی مہم

ناندیڑ: یکم اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) ہنر، روزگار، صنعت کاری اور اختراع کے وزیر منگل پربھات لودھا نے بتایا کہ ریاست کے سرکاری صنعتی تربیتی ادارے (آئی ٹی آئی) کی طرف سے 2 اکتوبر کو ریاست کے قلعوں کی صفائی کی مہم چلائی جائے گی۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کی تاجپوشی کا 350 واں سال کے موقع پر اس مہم کے تحت ناندیڑ، قندھار، ناندیڑ ضلع کے ماہور انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے 2 اکتوبر 2023 کو بابائے قوم کے یوم پیدائش کے موقع پر ناندیڑ، قندھار، ماہور قلعہ کی جگہ کو صاف کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ضلع بزنس ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ آفیسر آر بی گنویر نے بتایا کہ ادارے کے ملازمین اور ٹرینی اس صفائی مہم میں حصہ لیں گے۔

"صفائی ہی خدمت" مہم کے تحت

میونسپل کارپوریشن کی 40 مقامات پر صفائی

ناندیڑ: یکم اکتوبر (ورقِ تازہ نیوز) "صفائی ہی خدمت" مہم کے تحت میونسپل کارپوریشن کی جانب سے رکن پارلیمان پرتاپ پاٹل چکھلی کر و میونسپل کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئی پھوڑے کی موجودگی

میں شہر میں تقریباً 40 مقامات پر صفائی مہم چلائی گئی۔ صفائی ہی خدمت مہم میں یکم اکتوبر کو ایک تاریخ ایک گھنٹہ صفائی سرگرمی صبح دس تا گیارہ بجے کے درمیان میونسپل کارپوریشن کے ہر زون میں دو مقامات پر، اس طرح شہر میں جملہ 40 مقامات پر صفائی مہم چلائی گئی۔ مذکورہ مہم پلاسٹک کا استعمال نہ کرتے ہوئے زیرو کچرا پروگرام کے طریقہ کار پر چلائی گئی۔

شریعت کی خلاف ورزی مسلمانوں کی سماجی ومعاشی تنزلی کا سبب

نئی دہلی: مسلم سماج میں شادی بیاہ میں جہیز کا لین دین، مہنگی رسومات، بڑی بڑی دعوتیں، فضول خرچی اور سماج میں اپنی عزت اور شان بنائے رکھنے کیلئے کیا جانے والا دکھاوا پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی تعلیمات اور طرز فکر وعمل کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اس عام ہوتی ہوئی سماجی لعنت کے سبب مسلمان سماجی، معاشی وسیاسی تنزلی کا شکار ہیں اور بعض غریب گھرانوں کی مسلم لڑکیاں اپنے مذہب سے باہر شادی کرنے اور غیر اخلاقی پیشہ اپنانے تک کیلئے مجبور ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر علیم خاں فلکی ڈائرکٹر سوشل ریفارمس سوئٹی، حیدرآباد نے انٹلکچول اینڈ جیورسٹس مسلم ایسوسی ایشن، نئی دہلی کے زیراہتمام یہاں 'بچوں کا گھر' میں منعقدہ وکلاء، اساتذہ اور دانشوروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ سنت کے مطابق مسلم شادی میں لڑکی والوں پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑنا چاہئے لیکن آج اس کے برعکس دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اسلام شادی کی تقریب کو سادگی کے ساتھ انجام دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن بے پناہ فضول خرچی، دکھاوے اور جہیز کی مانگ اور لالچ کے سبب بہت سی مسلم لڑکیوں کا مناسب رشتہ نہ ہونے کے سبب شادی نہیں ہو پارہی ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیری کے نام علامہ اقبال کے 122 سال پرانے خط کا حوالہ دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مسلم معاشرہ میں پھیلی سماجی لعنتیں ختم نہیں کی گئیں تو بہت سی غریب مسلم لڑکیاں اپنے مذہب سے باہر شادی کرنے پر مجبور ہوں گی۔ ڈاکٹر علیم خاں فلکی نے کہا کہ مسلم شادیاں سنت رسول اور احکام شریعت کے مطابق کرنے کیلئے انفرادی سطح پر ہم سب کو فضول خرچی والی شادیوں میں شرکت نہیں کرنی چاہئے، خواہ شادی کتنے ہی قریبی عزیز کے یہاں ہی کیوں نہ ہو۔

5 طلبہ کو تعلیم حاصل کرنے 2.25 کروڑ روپئے کی اسکالرشپ

ادے پور: یکم اکتوبر: راجستھان ریاستی حکومت کی راجیو گاندھی اسکالرشپ اسکیم کے تحت آلوک انٹرنیشنل ایجوکیشن کے طلباء کو بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لیے 2.25 کروڑ روپے کی اسکالرشپ فراہم کی گئی۔ ڈائریکٹر ہرشا کماوت نے بتایا کہ بیرون ملک تعلیم فراہم کرنے میں شہر کی معروف ایجوکیشنل کنسلٹنسی آلوک انٹرنیشنل اسکول کے 5 طلباء کو سوا دو کروڑ روپے کی اسکالرشپ فراہم کی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے راجیو گاندھی اسکالرشپ فار ایکسیلینس کے تحت مختلف کورسز کے لیے یہ اسکالرشپ دی ہے۔ اس میں طلباء کو برطانیہ کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن کی تعلیم کے لیے وظائف فراہم کیے گئے ہیں۔ جس میں طلباء قانون، مینجمنٹ، انجینئرنگ اور سائنس کے مختلف کورسز کا مطالعہ کریں گے۔ اسکالرشپ کے تحت یونیورسٹی کی پوری ٹیوشن فیس اور رہنے کے اخراجات ریاستی حکومت دے گی۔ ڈائریکٹر یتیندر را کماوت نے کہا کہ داخلہ اور اسکالرشپ کی درخواستیں رہنمائی کے تحت کی گئیں۔ یہ طلباء یوکے کے کوئین میری شیفیلڈ کنگز کالج، یونیورسٹی آف مانچسٹر میں مختلف کورسز کریں گے۔

درگاہ حضرت بل میں تعینات سبھی افسران اور ملازمین معطل: ڈاکٹر اندرابی

سرینگر: یکم اکتوبر: جموں وکشمیر وقف بورڈ کی چیئر پرسن ڈاکٹر درخشاں اندرابی نے درگاہ حضرت بل میں تعینات سبھی آفیسران اور ملازمین کو سنگین غفلت برتنے کی پاداش میں معطل کرنے کے احکامات صادر کیے۔ چیئر پرسن کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے۔ جموں وکشمیر وقف بورڈ کی جانب سے ایک حکم نامہ جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا کہ عید میلادالنبیؐ کے روز وقف چیئر پرسن ڈاکٹر اندرابی نے درگاہ حضرت بل کا اچانک دورہ کیا جس دوران وہاں پر موجود عقیدتمندوں نے چیئر پرسن کو وقف ملازمین کی غفلت کے بارے میں آگاہ کیا۔ عوام نے بتایا کہ درگاہ حضرت بل میں تعینات وقف آفیسران اور ملازمین عقیدتمندوں کو سہولیات فراہم کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں۔ وقف چیر پرسن نے لوگوں کی شکایت کا سخت نوٹس لیتے ہوئے درگاہ حضرت بل میں تعینات وقف بورڈ کے سبھی آفیسران اور ملازمین کو فوری طور پر معطل کرنے کے احکامات صادر کیے۔

ممبران پارلیمنٹ کا بال یوگی کو خراج عقیدت

نئی دہلی: یکم اکتوبر: راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئر مین ہری ونش، اراکین پارلیمنٹ اور دیگر معززین نے لوک سبھا کے سابق اسپیکر جی ایم سی بال یوگی کی یوم پیدائش کے موقع پر ایوانِ دستور کے مرکزی ہال میں ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر انہیں یاد کیا گیا۔ اس موقع پر لوک سبھا کے جنرل سکریٹری اُتپل کمار سنگھ، لوک سبھا اور راجیہ سبھا سکریٹریٹ کے عہدیداروں نے بھی انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ بالیوگی 12 ویں لوک سبھا کے اسپیکر تھے اور انہیں 13 ویں لوک سبھا کا اسپیکر بھی منتخب کیا گیا تھا۔ وہ 10 ویں لوک سبھا کے رکن بھی رہے۔ اس سے پہلے وہ آندھرا پردیش قانون ساز اسمبلی کے رکن اور ریاستی حکومت میں اعلیٰ تعلیم کے وزیر بھی رہ چکے تھے۔

اسکول بس حادثہ کا شکار 10 طلباء زخمی

کھرگون: مدھیہ پردیش کے کھرگون ضلع کے منڈلیشور تھانہ علاقے میں واقع ایک سیاحتی مقام جامگھاٹ کے نزدیک ایک اسکول بس کے حادثے کا شکار ہوجانے سے ایک درجن سے زیادہ طلباء زخمی ہوگئے۔ منڈلیشور کے ایس ڈی او پی منوہر گاولی نے ابتدائی معلومات کی بنیاد پر بتایا کہ جام گھاٹ کے نزول پر واقع موڑ پر بریک نہ لگنے کی وجہ سے اسکول بس الٹ گئی۔ واقعہ کی وجہ سے ایک درجن کے قریب طلباء زخمی ہوگئے جن میں سے تین کو شدید چوٹیں آئیں۔

صفا بیت المال کے زیر اہتمام بلڈ ڈونیشن کیمپ کا کامیاب انعقاد

75/ نوجوانوں نے کیا اپنے انمول خون کا عطیہ

ناندیڑ: یکم اکتوبر (راست) صفا بیت المال کے زیراہتمام اور نوجوانان محلّہ فاروق نگر کے تعاون سے آج فاروق نگر میں سلیم کرانہ کے روبرو ایک عظیم الشان عطیہء خون کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ حضرت مولانا صدیق صاحب ندوی خطیب وامام مسجد حضرت عمر فاروق فاروق نگر اور نوجوانان محلّہ کی انتھک کوششوں اور محنت کی وجہ سے آج صبح سے خون عطیہ دہندگان میں بڑا ہی جوش وخروش دیکھنے میں آیا۔ واضح ہو کہ صفا بیت المال ناندیڑ کی جانب سے سال کے بارہ مہینے انسانیت کی بنیاد پر انسانی خدمات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس عطیہء خون کیمپ میں تقریباً ۷۵/ نوجوانوں نے اپنے انمول خون کا عطیہ دیا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں مولانا محمد صدیق صاحب ندوی، مولانا عبدالحمید خان صاحب قاسمی، مولانا صمدانی صاحب، سلیم بھائی، عبدالرؤف بھائی اور محمد الیاس بھائی نے کڑی محنت کی۔

کیرالا کے ریسپانسبل ٹورزم کو آئی سی آر ٹی گولڈ ایوارڈ

تروانتا پورم: کیرالا کے ریسپانسبل ٹورزم مشن (آر ٹی ایم) نے مقامی سورسنگ کے لیے کرافٹ اور فوڈ کے زمرے میں انٹرنیشنل سینٹر فار ریسپانسبل ٹورزم (آئی سی آر ٹی) کا بہترین 'گولڈ' ایوارڈ جیتا ہے۔ کیرالا ریسپانسبل ٹورزم مشن (آر ٹی ایم) کے کوآرڈینیٹر اور ریاستی دیہی سیاحت کے نوڈل آفیسر کے روپیش کمار کو انڈیا ریسپانسبل ٹورزم ایوارڈز 2023 تقریب میں انڈیا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور بنگلہ دیش کے لئے یونیسکو کے پروگرام آفیسر انکش سیٹھ سے اعزاز حاصل کیا۔ اس باوقار ایوارڈ کو حاصل کر کے کیرالا آر ٹی مشن نومبر میں لندن میں منعقد ہونے والے گلوبل ریسپانسبل ایوارڈز میں حصہ لینے کا اہل ہوگیا ہے۔ حال ہی میں اڈوکی ضلع کے کنتھلور گرام پنچایت کو دیہی سیاحت کے بہترین منصوبوں کے لیے حکومت ہند کا 'گولڈ' ایوارڈ ملا ہے۔

اعلان عام

(میونسپل کارپوریشن حدود کے ٹریچنگ گراؤنڈ روڈ، سروے نمبر 163 میں پلاٹ نمبر 2 کے جنوب کی جانب 1750 مربع فٹ حصہ سے متعلق)

میری موکل کی دی ہوئی معلومات اور اختیارات کی بناء پر عوام الناس اور متعلقین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل نے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن حدود کی رجسٹری نمبر 3629/2013 معرفت عبدالمقیت عبدالحبیب نواز نے خریدی کیے گئے مالکان ملکیت سے متعلق انہوں نے مختار عام نمبر 2-6455/2022 بتاریخ 1-12-2022 کے مطابق عبدالواجد ولد عبدالستار ساکن باغبان گلی ناندیڑ کو اپنا اٹارنی نامزد کیا ہے۔ میرے موکل نے مذکورہ ملکیت ناندیڑ کارپوریشن حدود کے ٹریچنگ گراؤنڈ روڈ سروے نمبر 163/3 جس میں موجود ملکیت 7/12 میں پھیرپھار نمبر 4159، پلاٹ نمبر 2 میں سے جنوب کی جانب کا حصہ لمبائی جنوب شمال 50 فٹ (15.24 میٹر) اور چوڑائی مشرق مغرب 35 فٹ (10.67 میٹر)، اس طرح کُل 1750 مربع فٹ (162.63 مربع میٹر) جگہ جس میں سے کارپوریشن کی جانب سے اندازاً 35 مربع فٹ جگہ حاصل کرنے کے بعد بقیہ 1713 مربع فٹ جگہ کا حدوداربعہ اس طرح ہے۔ مشرق 15 فٹ چوڑی سڑک، مغرب پلاٹ نمبر 1، جنوب 20 فٹ چوڑی سڑک اور شمال پلاٹ نمبر 2 کا بقیہ حصہ۔ 7/12 میں پھیرپھار نمبر 4159 ہے۔ جس کی گنٹے واری ہوچکی ہے۔ مذکورہ جگہ میرے موکل نے عبدالمقیت عبدالحبیب نواز کے تابع و قبضہ کی ملکیت ان کے اٹارنی عبدالواجد ولد عبدالستار ساکن ناندیڑ کے معرفت خریدی کرنے کا تحریری معاہدہ بیعانہ رقم دے کر کیا گیا ہے اور میرے مؤکل جلد ہی مذکورہ معاہدہ کی تکمیل کرلیں گے۔ یعنی رجسٹری کرلی جائے گی۔

اسلئے عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ جائیداد اور اسکے معاہدہ سے متعلق اگر کسی شخص کو کسی سوسائٹی کوئی عذر، اعتراض یا حق ہے یا پھر دیوانی یا فوجداری تنازعہ یا پھر مذکورہ جائیداد پر کسی کا کوئی سرکاری، خانگی قرض بینک، سوسائٹی، حقِ ملکیت، غیر مجاز قبضہ، رہن، منتقلی کی گئی ہے تو وہ اس اعلان عام کی تاریخ اشاعت سے اندرون سات روز اپنا عذر دستاویزی وثائق کے ساتھ میرے دفتر میں درج کروائیں۔ مدت کے دوران اگر کوئی عذر، اعتراض نہیں آیا تو ورنہ مدت کے اختتام پر میرے موکل مذکورہ معاہدہ کی تکمیل کریں گے اور کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔ اسلئے یہ اعلان عام دیا جارہا ہے۔

المشتہر: ایڈوکیٹ سلیم ایس گیگانی

ایڈوکیٹ ونوٹری۔ دوکان نمبر 24 قدیم چنگی ناکہ، میونسپل کارپوریشن کامپلکس، ریلوے اسٹیشن روڈ ناندیڑ موبائل نمبر 9422173373- 9028999413

जाहिर सुचना

माझ्या पक्षकारांनी दिलेल्या माहिती आणि अधिकारावरुन सर्व जनतेस आणि संबंधीतांना सुचित करण्यात येते की, माझे पक्षकार आणि इतर ७ वारसदारांनी नांदेड न्यायालयात दिवाणी दावा क्र.४८९/२००९, मिळकत मालटेकडी रोड नांदेड येथील सर्वे नं.१५६/२ मिळकती गंगाधर उर्फ प्रमोद कोंडोपंत देशमुख आणि इतर विरुध्द वारसा हक्क अधिकार मिळणे संबंधी दावा दाखल केला आहे जो प्रलंबित आहे.
हे की, माझ्या पक्षकारास असे समजले आहे की, वरील मिळकतीसंबंधी असलेल्या प्रलंबित दाव्या पैकी वरील प्रतिवादी गंगाधर उर्फ प्रमोद कोंडोपंत देशमुख हे सर्वे नं. १५६/२ वर बोजा निर्माण करण्याचा सर्वे नं. १५६/२ पैकी केदार प्रमुद देशमुख यांच्या नावे काही जमीन केलेली असुन गंगाधर उर्फ प्रमोद कोंडोपंत देशमुख आणि केदार प्रमोद देशमुख हे वरील सर्वे नं. १५६/२ मधील मिळकतीवर आर्थीक बोजा निर्माण करण्याचा उद्देशाने तिऱ्हाईता बरोबर विक्री हस्तांतर करार करण्याच्या विचारात आहेत. ज्यामुळे माझ्या पक्षकाराचे आर्थिक नुकसान होणार आहे.
तरी सर्व जनतेस आणि संबंधीतांना सुचित करण्यात येते की, वरिल मिळकत संबंधी माझ्या पक्षकारांचा वारसा हक्क अधिकार असुन या बाबतीत न्यायालयीन वाद प्रलंबित आहे अश्या परिस्थीतीत वरील मिळकती संबंधी मिळकतीवर बोजा निर्माण होईल असा कोणताही खरेदी हस्तांतर करण्याचा कोणीही करार करु नये केल्यास ते माझ्या पक्षकारावर बंधनकारक राहणार नाही असा कोणताही करार गैर कायदेशीर समजला जाईल. अश्या कोणत्याही करारामुळे माझ्या पक्षकाराच्या होणाऱ्या नुकसानीची, खर्चाची आणि परिणामाची जबावदारी संबंधीत व्यवहार करणा-यांवर राहिल. करीता हे जाहिर सुचना.
दिनांक-१९-०७-२०२३ निवास : घर क्र.७-३-५२८ नांदेड ता. जि. नांदेड मो.नं. ९४२२१७३३७३
जाहिर सुचना देणार- ॲड.मोहम्मद सलीम गिगानी, ॲडव्होकेट आणि नोटरी, कार्यालय, म.न.पा. कॉम्पलेक्स दुकान क्र. २४, जुना चुंगी नाका, रेल्वे स्टेशन रोड, नांदेड

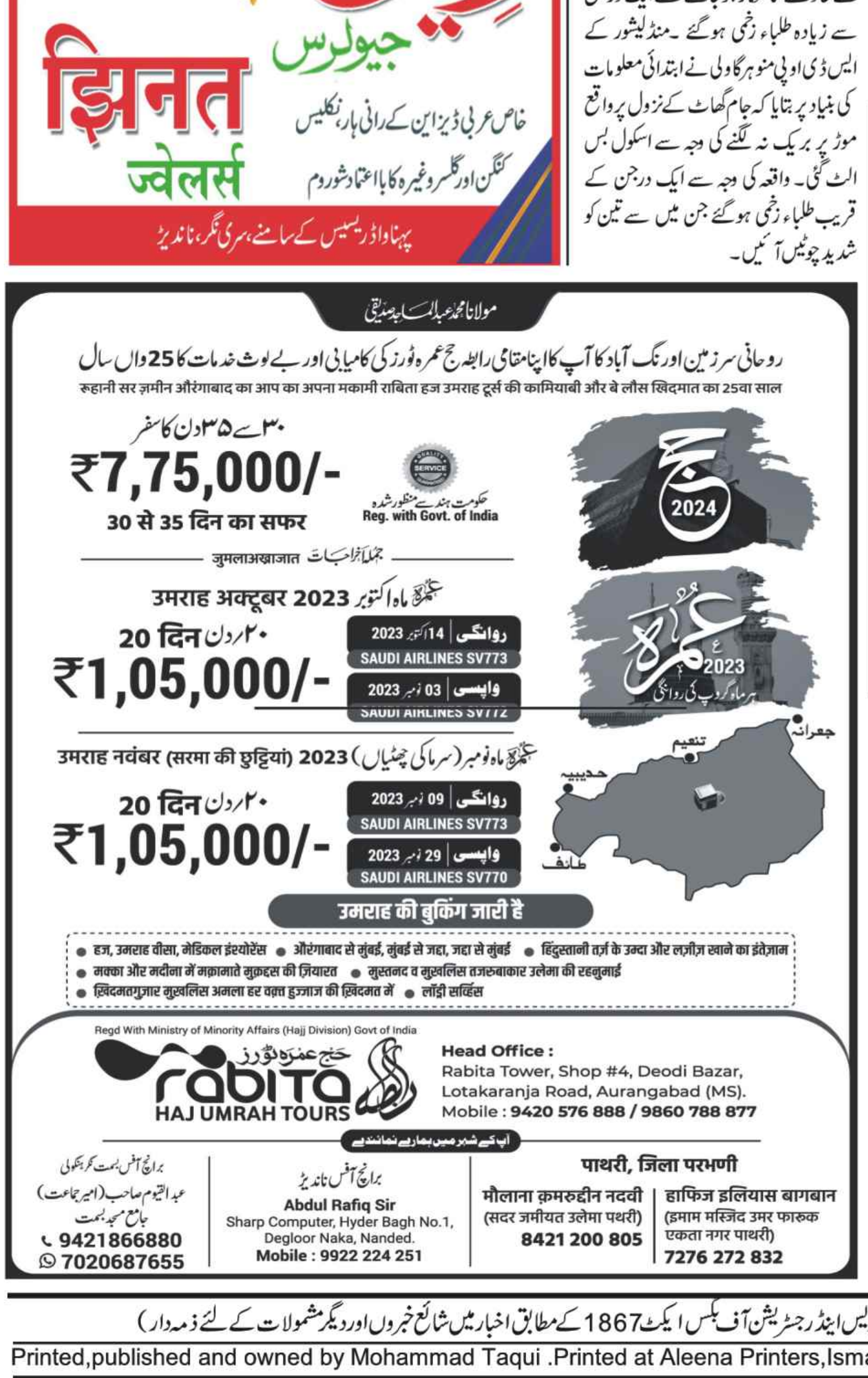

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔